WED.23.July.2025
VOLUME:20 NO:178
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages=4

waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز بدھ 23/ جولائی 2025
جلد:20 شمارہ: 178
27/ محرم الحرام 1447ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات: 4

ورقِ تازہ ناندیڑ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com~Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

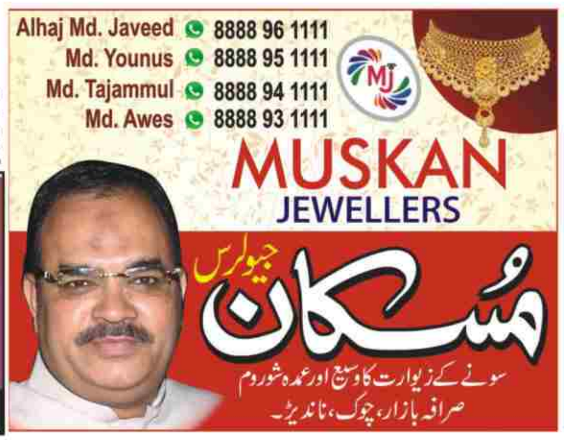

'نائب صدر دھنکڑ کے استعفیٰ پر سوالیہ نشان، وجہ کچھ اور ہے'

میرا احساس ہیکہ ان کے جذبات کو ٹھیس پہنچائی گئی ہے، کانگریس کے کمیونکیشن انچارج جے رام رمیش کے تاثرات

نئی دہلی، 22 جولائی (ایجنسیز) کانگریس نے کہا ہے کہ نائب صدر جمہوریہ جگدیپ دھنکڑ کے استعفیٰ کی وجہ ان کی صحت کم اور کوئی اور دوسری وجہ زیادہ لگتی ہے ۔کانگریس کمیونیکیشن ڈپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے کہا ہے کہ دھنکڑ کے استعفیٰ کی حقیقت کچھ اور ہوسکتی ہے اور اس کی بنیادی وجہ دھنکڑ کے جذبات کو ٹھیس پہنچانا لگتا ہے۔ پارلیمنٹ کے مانسون سیشن کے پہلے دن واقعہ کی تفصیلات دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کل دوپہر 12.30 بجے دھنکڑ نے راجیہ سبھا کی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی صدارت کی۔ اس میٹنگ میں ایوان کے لیڈر جے پی نڈا اور پارلیمانی امور کے وزیر کرن رجیجو سمیت زیادہ تر ممبران موجود تھے ۔تھوڑی دیر کی بحث کے بعد طے ہوا کہ کمیٹی کی اگلی میٹنگ شام 4:30 بجے دوبارہ ہوگی۔ دھنکڑ کی صدارت میں کمیٹی کے ارکان میٹنگ کے لئے دوبارہ جمع ہوئے۔ تمام لوگ نڈا اور رجیجو کا انتظار کرتے رہے، لیکن وہ نہیں آئے۔ سب سے حیران کن بات یہ تھی کہ دھنکڑ کو ذاتی طور پر یہ نہیں بتایا گیا کہ دونوں وزراء میٹنگ میں نہیں آئیں گے۔ فطری طور پر انہیں اس بات کا برا لگا اور انہوں نے اگلی میٹنگ آج دوپہر ایک بجے تک ملتوی کردی۔ اس سے واضح ہے کہ کل دوپہر 1 بجے سے شام 4.30 بجے کے درمیان کچھ سنگین ضرور ہوا ہے، جس کی وجہ سے نڈا اور رجیجو نے جان بوجھ کر شام کی میٹنگ میں شرکت نہیں کی۔ انہوں نے کہا کہ اب انتہائی چونکا دینے والا قدم اٹھاتے ہوئے دھنکڑ نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے اس کی وجہ اپنی صحت بتائی ہے۔ ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیے۔ لیکن سچ یہ ہے کہ اس کے پیچھے کچھ گہری وجوہات ہیں۔ انہوں نے 2014 کے بعد ہمیشہ ہندوستان کی تعریف کی لیکن ساتھ ہی انہوں نے کسانوں کے مفادات کے لئے کھل کر آواز اٹھائی۔ انہوں نے عوامی زندگی میں بڑھتے ہوئے تکبر پر تنقید کی اور عدلیہ کے احتساب اور تحمل کی ضرورت پر زور دیا۔ موجودہ جی ٹو حکومت کے دوران بھی انہوں نے اپوزیشن کو ممکنہ حد تک جگہ دینے کی کوشش کی۔ وہ اصولوں اور طریقہ کار کے پکے تھے۔ لیکن اس نے محسوس کیا کہ ان کے کردار میں ان چیزوں کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے۔ کانگریس لیڈر نے کہا، دھنکڑ کا استعفیٰ ان کے بارے میں بہت کچھ کہتا ہے۔ اس کے علاوہ، یہ ان لوگوں کے ارادوں پر بھی سنگین سوال اٹھاتا ہے جنہوں نے انہیں نائب صدر کے عہدے تک پہنچایا تھا۔

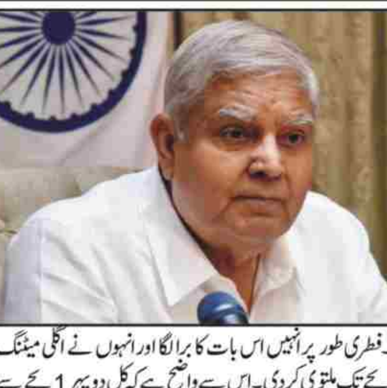

ہندوستان میں طلبا کی شرح خودکشی 7.6 فیصد، مرکزی حکومت نے لوک سبھا میں دی جانکاری

نئی دہلی: (ایجنسیز) کسانوں اور غربا میں مشکل حالات کے سبب خودکشی کے معاملات اکثر دیکھنے کو ملتے ہیں۔ اسی طرح کئی بار طلبا بھی تعلیم کے دباؤ یا کسی دیگر وجہ سے خودکشی کر لیتے ہیں۔ ابھی حالیہ دنوں میں شاردا یونیورسٹی میں بی ڈی ایس طالبہ کی خودکشی کا معاملہ سامنے آیا تھا جس کی تحقیقات جاری ہے۔ اسی طرح 21 جولائی کو آئی آئی ٹی کھڑگپور میں ایک طالبہ کی خودکشی کا معاملہ سامنے آیا تھا۔ کچھ دنوں قبل سپریم کورٹ نے آئی آئی ٹی اور نیٹ کے طلبا کی خودکشی معاملہ میں 3 ریاستوں کی پولیس سے جواب طلب کیا تھا۔ اس درمیان حکومت کے ذریعہ جاری ایک اعداد و شمار میں بتایا گیا ہے کہ خودکشی کے ہر 100 معاملوں میں کم از کم 7 طالب علم شامل ہوتے ہیں۔ یہ جانکاری حکومت ہند نے لوک سبھا میں ایک سوال کے جواب میں فراہم کرائی ہے۔ اسمبلی کے مانسون اجلاس کے دوارن ایک تحریری سوال کے جواب میں مرکزی وزیر مملکت برائے تعلیم سکانت مجمدار نے طلبا کی خودکشی پر اعداد و شمار سامنے رکھے ہیں۔ مرکزی وزیر نے لوک سبھا میں نیشنل کرائم ریکارڈ بیورو (این سی آر بی) کی ہندوستان میں اچانک موت اور خودکشی (اے ڈی ایس آئی) رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ 2022 میں ہونے والی کُل خودکشیوں میں طالب علموں کی خودکشی کی شرح 7.6 فیصد تھی۔ لوک سبھا میں حکومت کی جانب سے پیش کیے گئے اعداد و شمار کے مطابق 2022 میں طلبا کی خودکشی کی شرح میں کمی درج کی گئی ہے۔ حکومت نے بتایا ہے کہ 2021 میں کل ہونے والی خودکشیوں میں طلبا کی خودکشی کی شرح 8.0 فیصد تھی، جو سال 2020 میں 8.2 فیصد درج کی گئی، جبکہ 2022 میں ہندوستان میں درج کردہ تمام خودکشی کے معاملوں میں طلبا کی خودکشیوں کی شرح 7.6 فیصد رہی۔ مرکزی وزیر مملکت برائے تعلیم سکانت مجمدار نے لوک سبھا میں تحریری سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ حکومت طلبا کی ذہنی صحت کی پریشانی سے نمٹنے کے لیے کئی اقدامات اٹھا رہی ہے۔ ان اقدام کے تحت سرکاری طلبا، والدین اور اساتذہ کو نفسیاتی معاونت فراہم کرائی جا رہی ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ وزارت تعلیم کے 'منودرپن' اقدام نے وقف ہیلپ لائنوں کے ذریعہ لاکھوں طلبہ کو مشورے اور لائیو انٹریکٹیو سیشن فراہم کیے ہیں۔ لوک سبھا میں حکومت کی جانب سے فراہم کی گئی معلومات کے علاوہ خودکشی کے دستیاب اعداد و شمار کافی حیران کن ہیں۔ اس میں اعلیٰ تعلیم میں سب سے زیادہ طالب علم کی خودکشی کے معاملے سامنے آئے ہیں۔ 2023 کے اعداد و شمار کے مطابق 6 سالوں میں 98 طلبا نے خودکشی کی۔ یہ اعداد و شمار 2018 سے 2023 تک کے ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق ان 6 سالوں میں خودکشی کرنے والے 39 طلبا آئی آئی ٹی، 25 این آئی ٹی، 25 مرکزی یونیورسٹی، 4 آئی آئی ایم، 3 آئی آئی ایس ای آر اور 2 آئی آئی ٹی میں زیر تعلیم تھے۔

ایئر انڈیا نے اپنے سبھی بوئنگ طیاروں کی جانچ مکمل کر لی، ایک بھی 'فیول سوئچ' میں نہیں ملی خرابی

نئی دہلی: ایئر انڈیا اور اس سے منسلک ایئر انڈیا ایکسپریس نے اپنے سبھی بوئنگ 787 اور بوئنگ 737 طیاروں میں 'فیول کنٹرول سوئچ' (ایف سی ایس) کی جانچ مکمل کر لی ہے۔ ڈی جی سی اے کی 14 جولائی 2025 کی ہدایات کے مطابق یہ جانچ وقت پر مکمل کر لی گئی۔ اس جانچ میں کسی بھی طرح کی خرابی سامنے نہیں آئی ہے۔ یعنی سبھی بوئنگ طیاروں کے فیول سوئچ ٹھیک طرح کام کر رہے ہیں۔ ایئر انڈیا نے 12 جولائی کو خود ہی سبھی بوئنگ طیاروں میں موجود ایف سی ایس کی جانچ کا فیصلہ لیا تھا۔ یہ معائنہ ایسے وقت میں کیا گیا ہے جب اے اے آئی بی نے اپنی ابتدائی رپورٹ میں کہا تھا کہ احمد آباد ایئر انڈیا طیارہ حادثہ میں طیارہ کا فیول سوئچ اچانک کٹ آف ہوگیا تھا۔ جانچ مکمل ہونے کے بعد ایئر انڈیا نے یہ جانکاری ڈی جی سی اے کو دے دی ہے اور کہا ہے کہ وہ مسافروں و عملہ کے اہلکاروں کی سیکورٹی سے متعلق پُرعزم ہے۔

'نمیشا پریا کی رِہائی اب جلد ہوگی' عیسائی مذہبی پیشوا کے۔اے۔ پال کا دعویٰ

نئی دہلی: یمن کی جیل میں بند ہندوستانی نرس نمیشا پریا کی رہائی اب تک یقینی نہیں ہو پائی ہے۔ خون بہا قبول کرنے سے مقتول کے خاندان والوں نے صاف انکار کر دیا ہے۔ اس کے باوجود نمیشا کے گھر والے یہ اُمید لگائے بیٹھے ہیں کہ نمیشا کو سنائی گئی پھانسی کی سزا منسوخ ہوجائے گی۔ فی الحال پھانسی کی سزا موخر کی گئی ہے اور معاملہ عدالت میں ہے۔ اس درمیان عیسائی مذہبی پیشوا ڈاکٹر کے۔اے۔ پال نے دعویٰ کیا ہے کہ نمیشا پریا کی رہائی جلد عمل میں آئے گی۔ عیسائی مذہبی پیشوا اور گلوبل پیس انیشیٹیو کے بانی ڈاکٹر کے اے پال نے گزشتہ شب ایک ویڈیو پیغام میں دعویٰ کیا کہ یمن کی راجدھانی ثنا کی جیل میں بند ہندوستانی نرس نمیشا کی موت کی سزا رد کر دی گئی ہے۔ ڈاکٹر کے۔اے۔ پال نے ویڈیو پیغام میں یمن کے لیڈران کا شکریہ بھی ادا کیا ہے اور ان کی کوششوں کی تعریف کی ہے۔ ڈاکٹر پال کا کہنا ہے کہ یمن کے لیڈران نے گزشتہ 10 دنوں تک دن رات کام کیا۔ میں ان سبھی لیڈران کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنھوں نے نمیشا کی موت کی سزا کو رد کرانے میں مدد کی۔ اوپر والے کے کرم سے نمیشا کو جلد ہی رِہا کیا جائے گا اور پھر وہ ہندوستان لوٹے گی۔ ڈاکٹر پال نے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی کا بھی شکریہ ادا کیا ہے، کیونکہ حکومت ہند کی طرف سے نمیشا کو بچانے کی ہر ممکن کوشش کی گئی۔ گزشتہ ہندوستانی وزارت خارجہ نے بھی اپنے ایک بیان میں بتایا تھا کہ حکومت نمیشا کو بچانے کے لیے کیا کیا اقدام کر رہی ہے۔ حکومت نے نمیشا کے گھر والوں کی مدد کے لیے ایک وکیل بھی مقرر کیا ہے جو یمن کے قانون کے مطابق ان کی مدد کر رہا ہے۔ ساتھ ہی شریعہ قانون کے تحت نمیشا کی معافی کے لیے کوششیں بھی جاری ہیں۔ وزارت خارجہ کے بیان سے قبل کیرالہ کے مفتی اعظم شیخ ابوبکر احمد کانتاپورم نے بتایا تھا کہ انھوں نے یمن کے مسلم مذہبی پیشواؤں سے بات کی اور ان سے نمیشا کی رِہائی کے لیے اپیل بھی کی۔ شیخ ابوبکر نے دعویٰ کیا کہ ان کے بات کرنے کے بعد ہی نمیشا کو 16 جولائی کو دی جانے والی پھانسی کی سزا ملتوی کی گئی تھی۔

ممبئی ٹرین دھماکہ معاملہ: ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف

مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ پہنچی، 24 جولائی کو سماعت

ممبئی: (ایجنسیز) ممبئی ٹرین دھماکوں کے معاملے میں 12 ملزمین کو باعزت بری کیے جانے کے بامبے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ پہنچ گئی ہے۔ انسداد دہشت گردی اسکواڈ نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ سے التجا کی ہے۔ اس پر سپریم کورٹ نے سماعت کے لیے 24 جولائی کی تاریخ مقرر کی ہے۔ دراصل پیر کو بامبے ہائی کورٹ نے 2006 کے ممبئی ٹرین بم دھماکہ کیس میں نچلی عدالت کا فیصلہ پلٹتے ہوئے 19 برسوں سے انصاف کی فریاد کر رہے 12 مسلم نوجوانوں کو باعزت بری کر دیا تھا۔ اس معاملے میں عدالت نے 5 ملزمین کو پہلے موت کی سزا سنائی تھی جبکہ 7 کو عمر قید کی۔ اس کیس کے 12 ملزمین میں سے ایک ملزم کی موت پہلے ہوچکی ہے۔ بامبے ہائی کورٹ نے 12 ملزمین کو بے قصور قرار دیتے ہوئے کہا تھا کہ استغاثہ معاملے کو ثابت کرنے میں پوری طرح سے ناکام رہا۔ اس سے یہ یقین کرنا مشکل ہے کہ ملزمین نے جرم کیا ہے۔ بامبے ہائی کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد پیر کی دیر شام مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے کہا تھا کہ وہ سپریم کورٹ جائیں گے۔ اس معاملے میں حکومت نے آج سپریم کورٹ میں عرضی دائر کر دی جس پر سماعت کے لیے سپریم کورٹ تیار ہوگیا ہے۔ چیف جسٹس بی آر گوائی، جسٹس کے ونود چندرن اور جسٹس این وی انجاریہ کی بنچ نے کیس کو جمعرات کے لیے لسٹیڈ کیا ہے۔ اس سے پہلے مہاراشٹر حکومت کی طرف سے پیش سالیسٹر جنرل تشار مہتہ نے فوری سماعت کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس کیس کی جلد سماعت ضروری ہے۔ واضح رہے کہ 11 جولائی 2006 کو شام کے وقت جب ممبئی کی لوکل ٹرینیں مسافروں سے کھچا کھچ بھری تھیں، 7 مقامات پر آر ڈی ایکس بم دھماکے ہوئے۔ یہ دھماکے کھار-سانتا کروز، باندرا-کھار، جوگیشوری، ماہم، میرا روڈ-بھایندر، ماٹونگا-ماہم اور بوری ولی میں ہوئے۔ صرف 11 منٹ کے اندان دھماکوں نے شہر کو ہلا دیا۔ ان دھماکوں میں 180 سے زیادہ لوگوں کی جانیں گئی تھیں۔ اس معاملے میں پہلے 7 الگ الگ ایف آئی آر درج کی گئیں، لیکن بعد میں کیس کو اے ٹی ایس کے سپرد کر دیا گیا۔

کانوڑ یاترا کے دوران کھانے پینے کی دکانوں پر کیو آر کوڈ لازمی رہے گا،

سپریم کورٹ کا روک لگانے سے انکار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے اتر پردیش حکومت کے اس حکم پر روک لگانے سے انکار کر دیا ہے جس کے تحت کانوڑ یاترا کے دوران یاترا کے راستوں پر واقع کھانے پینے کی دکانوں، ڈھابوں اور ہوٹلوں پر کیو آر کوڈ لگانا لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اس کیو آر کوڈ کے ذریعے دکان یا ریستوراں کے مالک کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ اس حکم کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا گیا تھا لیکن عدالت عظمیٰ نے فی الحال اس پر کوئی روک لگانے سے انکار کر دیا ہے۔ جسٹس ایم ایم سندریش اور جسٹس این کے سنگھ کی بنچ نے اس معاملے پر منگل کو سماعت کی۔ سماعت کے دوران دونوں فریقین کے دلائل سننے کے بعد عدالت نے کہا کہ وہ فی الحال حکومت کے اس حکم پر کوئی پابندی عائد نہیں کر رہی ہے۔ عدالت نے واضح کیا کہ وہ صرف قانونی تقاضوں کے تحت لائسنس اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ کو ظاہر کرنے کے معاملے پر حکم دے رہی ہے۔ سماعت کے دوران جسٹس سندریش نے کہا، "میں ایک سیکولر سوچ رکھنے والا شخص ہوں۔ مجھے اس حکم سے ذاتی طور پر کوئی مسئلہ نہیں لیکن یہ ایک شخصی ترجیح کا معاملہ بھی ہے۔ اگر کوئی ریستوراں شروع سے ہی صرف سبزیوں والا کھانا پیش کر رہا ہو تو کوئی اعتراض نہیں لیکن اگر وہ صرف یاترا کے دوران مینو میں تبدیلی کر رہا ہے تو سوال اٹھ سکتا ہے۔" عرضی گزاروں کی جانب سے سینئر وکیل ابھیشیک منو سنگھوی نے پیش ہو کر دلیل دی کہ کیو آر کوڈ کا اصول مذہبی بنیاد پر شناخت سازی اور خاص طور پر مسلم تاجروں کے اقتصادی بائیکاٹ کی طرف قدم ہے۔ انہوں نے عدالت کو یاد دلایا کہ گزشتہ سال سپریم کورٹ نے ریاستی حکومت کے ایسے ہی فیصلے پر پابندی لگائی تھی، اس لیے نئے حکم سے قبل حکومت کو عدالت کی منظوری لینا چاہیے تھی۔ اس پر عدالت نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا، "بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو ان جگہوں پر کھانا نہیں کھاتے جہاں گوشت بھی پکایا جاتا ہے۔ اس لیے یہ جاننے کا کوئی طریقہ ہونا چاہیے کہ وہاں کیا پیش کیا جارہا ہے۔ ہمیں اس بات کو بھی یقینی بنانا ہوگا کہ کسی کے مذہبی جذبات مجروح نہ ہوں اور کسی کی روزی روٹی پر بھی اثر نہ پڑے۔" عدالت نے یہ بھی کہا کہ فی الحال وہ صرف یہ ہدایت جاری کرے گی کہ تمام ہوٹل یا ریستوراں مالکان اپنے لائسنس اور رجسٹریشن سے متعلق دستاویزات نمایاں طور پر آویزاں کریں۔ دیگر متنازع نکات پر غور کا مرحلہ بعد میں آئے گا۔ سرکاری وکیل برون سنہا نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ عدالت نے مسلم فریق کی جانب سے دائر کی گئی درخواست پر کوئی عبوری حکم جاری نہیں کیا۔ صرف لائسنس اور رجسٹریشن سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہے۔

'دھنکھڑ کی ناساز طبیعت سے ان کی بیوی متفکر تھیں، لیکن استعفیٰ دے دیں گے یہ کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا'، بھتیجے کا انکشاف

ہندوستان کے نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ نے جب سے استعفیٰ دیا ہے، ملک بھر میں چہ می گوئیاں شروع ہوگئی ہیں۔ سیاسی شخصیات سے لے کر عام شہری تک ہر کوئی دھنکھڑ کے فیصلے سے حیران ہے۔ دھنکھڑ کے آبائی گاؤں کٹھانا کے لوگ بھی ششدر ہیں۔ 21 جولائی کو استعفیٰ کی خبر پھیلنے کے بعد گاؤں کے لوگ ایک دوسرے کو فون کر اس خبر کو کنفرم کرنے میں مصروف نظر آئے۔ اس درمیان دھنکھڑ کے بھتیجے ہریندر دھنکھڑ نے ان کی طبیعت اور استعفیٰ سے متعلق کچھ اہم باتیں میڈیا کو بتائی ہیں۔ انھوں نے انکشاف کیا ہے کہ جگدیپ دھنکھڑ کی طبیعت ناساز ضرور تھی، لیکن ایسا نہیں تھا کہ استعفیٰ کے بارے میں کوئی اندازہ لگا سکے۔ ہریندر دھنکھڑ کا کہنا ہے کہ جگدیپ دھنکھڑ کے استعفیٰ کی خبر کے بعد نہ صرف کٹھانا، بلکہ قریبی گاؤں سے بھی فون آ رہے ہیں۔ کسی کو بھی اس اچانک دیے گئے استعفیٰ پر یقین نہیں ہو رہا ہے۔ انھوں نے بتایا کہ یہ ضرور سچ ہے کہ ان دنوں نائب صدر جگدیپ دھنکھڑ کی طبیعت ناساز تھی، جسے لے کر ان کی بیوی ڈاکٹر سدیش دھنکھڑ کافی فکرمند بھی تھیں، لیکن استعفیٰ بھی دیں گے، ایسا کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔ ہریندر کے مطابق اسی ماہ کے پہلے ہفتہ میں جب نائب صدر کی بیوی ڈاکٹر سدیش دھنکھڑ گاؤں آئی تھیں تب وہ 3 دنوں تک رکی تھیں۔ گاؤں کے مندر بھی گئی تھیں اور تب انھوں نے باتوں ہی باتوں میں بتایا تھا کہ اب جگدیپ دھنکھڑ کا پہلے سے زیادہ خیال رکھنا پڑے گا، کیونکہ ان کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے۔ مارچ میں ان کے دل کا آپریشن ہوا تھا اور گزشتہ ماہ اتراکھنڈ میں انھیں سینے میں درد کی شکایت بھی ہوئی تھی۔ بہرحال، جگدیپ دھنکھڑ نے اپنے استعفیٰ کی وجہ صحت کو ترجیح دینا بتایا ہے، لیکن ان کے رشتہ داروں کو بھی یقین نہیں تھا کہ ناسازیٔ طبیعت کے سبب وہ استعفیٰ دے دیں گے۔ سیاسی طبقہ میں تو زبردست ہنگامہ برپا ہے اور اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران جگدیپ دھنکھڑ کے استعفیٰ کو کسی دباؤ کا نتیجہ قرار دے رہے ہیں۔

تلنگانہ میں خواتین نے 200 کروڑ بار کیا مفت سفر، ریاستی حکومت کی اسکیم کی مجموعی مالیت 6700 کروڑ تک پہنچی

حیدرآباد: تلنگانہ میں خواتین کو دی جانے والی مفت بس سروس کے تحت اب تک مجموعی طور پر 200 کروڑ سے زائد مرتبہ سفر کیا جا چکا ہے۔ ریاستی روڈ ٹرانسپورٹ کارپوریشن (ٹی ایس آر ٹی سی) کے مطابق، اس اسکیم کے تحت خواتین کی جانب سے کیے گئے ان تمام سفروں کی مجموعی مالی مالیت تقریباً 6700 کروڑ روپے بنتی ہے، جو حکومت نے آر ٹی سی کو بطور زرضمانت جاری کیے۔ یہ اسکیم ریاست میں کانگریس حکومت کے برسراقتدار آنے کے بعد شروع کی گئی تھی۔ وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کی قیادت میں حکومت نے خواتین کی فلاح، مالی سہولت اور آزادانہ نقل و حرکت کو فروغ دینے کے مقصد سے اسے متعارف کرایا۔ تقریباً 18 ماہ سے جاری یہ اسکیم تلنگانہ میں لاکھوں خواتین کے روزمرہ سفر کا اہم ذریعہ بن چکی ہے۔ آر ٹی سی حکام کے مطابق، ریاست بھر میں روزانہ لاکھوں خواتین بسوں میں سفر کرتی ہیں۔ ان میں طالبات، گھریلو خواتین، ملازمت پیشہ خواتین اور بزرگ شہری شامل ہیں۔ بس میں سوار ہوتے وقت صرف آدھار کارڈ دکھانا کافی ہوتا ہے، جس سے ان کی شناخت اور اہل ہونے کی تصدیق کی جاتی ہے۔ اس موقع پر ریاست کے 97 آر ٹی سی ڈیپوز اور 341 بس اسٹیشنوں پر جشن کا ماحول دیکھا گیا۔ مختلف مقامات پر خواتین کو مٹھائیاں دی گئیں، پوسٹرز آویزاں کیے گئے اور آر ٹی سی ملازمین کو اس کامیابی پر خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ ریاستی وزیر ٹرانسپورٹ پونم پربھاکر نے ان تقریبات کی نگرانی کرتے ہوئے کہا کہ "یہ صرف سفری اسکیم نہیں بلکہ خواتین کے وقار اور خودمختاری کا راستہ ہے۔ ہم اس سہولت کو مزید بہتر بنانے کے لیے نئی بسیں شامل کر رہے ہیں اور سروس کو ہر علاقے تک پہنچانے کے لیے کام کر رہے ہیں۔"

ایئر انڈیا کے مسافر طیارہ میں لینڈنگ کے وقت لگی آگ، بڑا حادثہ ٹل گیا

دہلی ایئرپورٹ پر آج اس وقت افراتفری کا ماحول پیدا ہوگیا جب ایئر انڈیا کے ایک مسافر طیارہ میں لینڈنگ کے وقت آگ لگ گئی۔ طیارہ ہانگ کانگ سے دہلی پہنچا تھا اور لینڈنگ کے بعد فوراً مسافروں اور عملہ کے اہلکاروں کو اتار کر محفوظ مقام پر پہنچایا گیا۔ بتایا جارہا ہے کہ یہ آگ طیارہ کے آکسیلری پاور یونٹ میں لگی تھی۔ راحت کی بات یہ رہی کہ وقت رہتے سبھی مسافروں کو نکال لیا گیا اور کسی کو بھی نقصان نہیں پہنچا۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق اے آئی-315 میں لینڈنگ اور گیٹ پر پارکینگ کے فوراً بعد آکسیلری پاور یونٹ میں آگ لگ گئی۔ یہ حادثہ 'ڈِس امبارکنگ' کے دوران پیش آیا۔ طیارہ کمپنی نے اس واقعہ کی تصدیق کی ہے اور بیان جاری کر بتایا ہے کہ مسافر پہلے ہی اترنا شروع ہو چکے تھے۔ سسٹم ڈیزائن کے مطابق اے پی یو کو آٹومیٹک بند کر دیا گیا تھا۔ طیارہ کو کچھ نقصان ضرور ہوا ہے، لیکن سبھی مسافر اور عملہ کے اہلکار محفوظ ہیں۔ طیارہ میں آگ لگنے کے بعد ایئرپورٹ پر کچھ دیر کے لیے افراتفری مچ گئی تھی۔ آناً فاناً فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی موقع پر پہنچ گئیں اور آگ بجھانے کا عمل انجام دیا۔ طیارہ میں یہ آگ کس طرح لگی، اس کا پتہ جانچ کے بعد ہی چلے گا۔ کمپنی کا کہنا ہے کہ طیارہ کا آپریشن فی الحال روک دیا گیا ہے۔ ایئر انڈیا کے ترجمان نے اس حادثہ کی جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ 22 جولائی 2025 کو ہانگ کانگ سے دہلی کے لیے پرواز بھرنے والے طیارہ اے آئی 315 میں لینڈنگ کے فوراً بعد اور گیٹ پر پارک ہونے کے بعد آکسیلری پاور یونٹ میں آگ لگ گئی۔ طیارہ کو آگے کی جانچ کے لیے گراؤنڈیڈ کر دیا گیا ہے اور ریگولیٹری کو مطلع کر دیا گیا ہے۔

برطانیہ، فرانس، جاپان سمیت 25 ممالک کا غزہ میں جاری جنگ کو فوری ختم کرنے کا مطالبہ

لندن/ پیرس: برطانیہ، فرانس، اٹلی، جاپان، جرمنی اور اسپین سمیت 25 ممالک نے غزہ میں جاری جنگ کو فوری طور پر ختم کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ان ممالک کے وزرائے خارجہ اور یورپی یونین کے کمشنر برائے مساوات اور کرائسز مینجمنٹ نے ایک مشترکہ بیان پر دستخط کیے، جس میں جنگ کے انسانی اثرات پر گہری تشویش ظاہر کی گئی ہے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ غزہ میں شہریوں کی مشکلات نئی گہرائیوں تک پہنچ چکی ہیں اور امداد کی فراہمی کا نظام خطرناک حد تک متاثر ہوا ہے۔ دستخط کنندگان نے کہا کہ غزہ کے باشندے انسانی وقار سے محروم کر دیے گئے ہیں۔ بیان میں خوراک، پانی اور ادویات کی قلت پر شدید تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا گیا کہ "ہم ان غیر انسانی حالات کی مذمت کرتے ہیں جن میں بچے اور دیگر شہری اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔"

ڈھاکہ طیارہ حادثہ: 28 طلبہ سمیت 31 ہلاکتیں، ڈی این اے سے شناخت کا عمل جاری

ڈھاکہ: بنگلہ دیش کی راجدھانی ڈھاکہ میں پیر کو پیش آنے والے افسوسناک فضائی حادثے میں مرنے والوں کی تعداد بڑھ کر 31 ہوگئی ہے، جن میں 28 اسکولی بچے شامل ہیں۔ بنگلہ دیشی فضائیہ کا چینی ساختہ ایف-7 طیارہ تکنیکی خرابی کے باعث آپریشنل مشق کے دوران اُترا کے علاقے میں واقع مائل اسٹون اسکول اینڈ کالج کی عمارت سے ٹکرا گیا۔ طیارہ دومنزلہ عمارت پر گرتے ہی زوردار دھماکے سے آگ بھڑک اٹھی، جس کے نتیجے میں درجنوں طلبہ بری طرح جھلس گئے۔ چیف ایڈوائزر برائے صحت و خاندانی بہبود کے معاون خصوصی پروفیسر سید الرحمٰن نے میڈیا کو بتایا کہ اس وقت مختلف اسپتالوں میں 78 افراد زیر علاج ہیں، جن میں پانچ کی حالت نازک ہے۔ حادثے کے بعد ریسکیو اہلکاروں نے فوری کارروائی کی، جبکہ والدین اور مقامی افراد جائے حادثہ پر پہنچ کر شدید غم و غصے کا اظہار کرتے رہے۔ پروفیسر رحمن کے مطابق، "مرنے والوں میں 28 بچے ہیں، جبکہ دیگر میں پائلٹ فلائٹ لیفٹیننٹ توقیر اسلام اور ایک خاتون ٹیچر شامل ہیں۔" اب تک 20 لاشوں کی شناخت ہوچکی ہے، جبکہ بری طرح جھلس جانے والے بعض متاثرین کی شناخت کے لیے ڈی این اے جانچ کا سہارا لیا جا رہا ہے۔ فوج، ریسکیو ٹیمیں، اسکول و اسپتال حکام اور عبوری حکومت کے درمیان مشترکہ کوششوں سے مرنے والوں اور زخمیوں کی مکمل فہرست تیار کی جا رہی ہے۔ ڈھاکہ کے کمبائنڈ ملٹری اسپتال (سی ایم ایچ) میں سب سے زیادہ ہلاکتیں ریکارڈ کی گئی ہیں، جہاں 14 افراد جاں بحق اور 27 زخمی ہوئے۔

بچوں کی لڑائی سے فساد پھوٹ پڑا

نئی دہلی۔ 22 جولائی (ایجنسیز) ہریانہ کے یمونا نگر ضلع میں بچوں کے درمیان کرکٹ کھیلتے ہوئے ہونے والا معمولی جھگڑا اس قدر سنگین ہوگیا کہ پورے گاؤں میں افراتفری مچ گئی۔ ایک چھوٹا سا تنازعہ دو گروپوں کے درمیان شدید تصادم کا باعث بن گیا، جس میں لاٹھیوں، ڈنڈوں اور پتھراؤ کا آزادانہ استعمال دیکھنے میں آیا۔ ویڈیو سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہے، جس میں دونوں فریقین کو ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اطلاعات کے مطابق اس جھگڑے میں کئی افراد زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے چار سے پانچ افراد کو حراست میں لے لیا ہے۔ معاملہ صرف جسمانی جھگڑے تک محدود نہیں رہا۔ ایک فریق نے دوسرے پر بچے کو اغوا کرنے کا الزام لگایا ہے، جبکہ جواباً دوسرے گروپ نے خواتین کے ساتھ بدتمیزی کا دعویٰ کیا ہے۔ پولیس ذرائع کے مطابق، ایک دن پہلے دونوں گروپوں کے درمیان "تم" کہنے پر بحث شروع ہوئی تھی، جو اگلے دن پرتشدد تصادم میں بدل گئی۔ علاقہ میں حالات کشیدہ ہونے کی وجہ سے بڑی تعداد میں پولیس فورس تعینات کر دی گئی ہے تاکہ کسی بھی ناخوشگوار واقعہ سے بچا جا سکے۔

ہنی ٹریپ، رشوت اور بے راہ روی پر وزراء کو برطرف کیا جائے: سامنا کا اداریہ

ممبئی، 22 جولائی (ایجنسیز) شیوسینا (یو بی ٹی) نے آج اپنے ترجمان اخبار سامنا کے اداریے میں مطالبہ کیا ہے کہ مہاراشٹرا کے وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس اپنی کابینہ سے پانچ سے چھ ایسے وزراء کو فوری طور پر ہٹائیں جو مختلف تنازعات میں گھرے ہوئے ہیں، جن میں رمی کھیلنا، رشوت لینا، ہنی ٹریپ میں پھنسنا اور نشے میں بدمزگی پھیلانا شامل ہے۔ اداریے میں مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ وہ ریاستی وزیروں کے ان حرکات سے نالاں ہیں اور سخت اقدام کے لیے ہدایات بھی دے چکے ہیں۔ اداریہ میں کہا گیا ہیکہ فرنویس کو چاہیے کہ وہ فوری طور پر اپنی کابینہ میں ردوبدل کریں اور ان وزراء کو باہر کا راستہ دکھائیں جو اخلاقی گراوٹ کا باعث بن رہے ہیں۔ شیوسینا (یو بی ٹی) نے کہا کہ مہاراشٹرا کابینہ میں ایسے افراد شامل ہیں جن کے بارے میں کئی سنگین الزامات ہیں، جیسے ایک وزیر اسمبلی میں رمی کھیلتا نظر آیا، دوسرا نقدی سے بھرا بیگ دکھا رہا تھا اور سگریٹ پی رہا تھا، تیسرا وزیر اپنی گرل فرینڈ کے قتل کے بعد بھی وزیر اعلیٰ کے قریب بیٹھا ہے، ایک وزیر ہنی ٹریپ سے بچنے کی کوشش کر رہا ہے اور ایک وزیر منشیات کے اثر میں دوسروں کو پھنسانے میں لگا ہے۔ اداریہ میں وزیر اعلیٰ فڈنویس پر بھی طنز کیا گیا کہ ان کی حکومت ہندوتوا کی حامی ہے اور حکومت میں شامل ہونے سے پہلے یقیناً پنچنگ دیکھا گیا ہوگا۔ بعض وزراء آسام کے کامکھیا مندر میں اغوری پوجا کے ذریعے اقتدار میں داخل ہوئے، مگر شاید انہوں نے وقت کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ اداریہ میں جن وزراء کے ناموں کا ذکر کیا گیا ان میں سنجے شرسات، یوگیش کدم، مانک کوکاٹے، دادا بھوسے، سنجے راٹھوڑ اور ناسک میں ہنی ٹریپ معاملے میں ملوث پانچ دیگر وزراء شامل ہیں۔ مزید یہ کہ شیوسینا (یو بی ٹی) نے الزام لگایا کہ بی جے پی کے کچھ وزراء ہنی ٹریپ میں ملوث ہیں، حالانکہ وزیر اعلیٰ فرنویس نے اسمبلی میں صاف کہا تھا کہ ایسا کوئی معاملہ نہیں ہے۔ انہوں نے اپوزیشن سے کہا تھا کہ بغیر ثبوت الزام نہ لگائیں بلکہ مکمل معلومات کے ساتھ بات کریں۔ اداریہ میں مزید الزام لگایا گیا کہ پولیس ہنی ٹریپ معاملے میں سی ڈیز اور پین ڈرائیوز کی تلاش میں ہے، کیونکہ موجودہ حکومت کے کئی راز ان میں پوشیدہ ہیں۔

ممبئی ٹرین دھماکہ: اللہ کے گھر دیر ہے اندھیر نہیں ہے

از قلم: ڈاکٹر سلیم خان

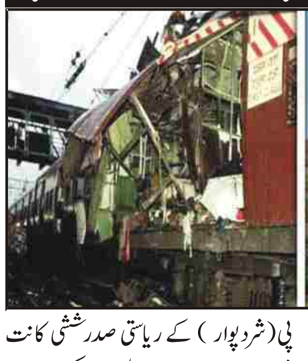

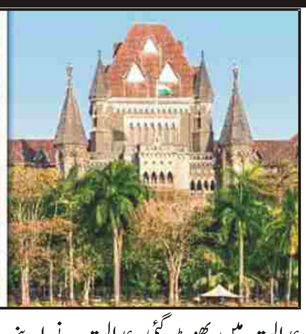

وزیر اعظم نریندر مودی کے گیارہ سالہ تاریک دورِ اقتدار کی سنہری لکیر ممبئی ٹرین دھماکے کے گیارہ بے گناہ قیدیوں کے باعزت رہائی ہے۔ مودی کے زمانے کو محض اس لیے نہیں یاد کیا جائے گا کہ بلقیس بانو کے ساتھ ظلم کرنے والوں پر رحم کھا کر رہا کر دیا گیا بلکہ عدالتِ عظمیٰ کے ذریعہ ان لوگوں کا رسوا ہو کر جیل لوٹنا بھی یادگار ہوگا۔ سابق رکن پارلیمان سادھوی پرگیہ ٹھاکر کی خاطر خود وزارتِ داخلہ کے تحت کام کرنے والی این آئی اے کا سخت سے سخت سزا یعنی پھانسی کا مطالبہ مودی یُگ کا وہ معجزہ ہے جس کا تصور محال تھا۔ اس فیصلے نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کو بے چین کر دیا ہے۔ مہاراشٹر کی صوبائی حکومت عدالتِ عالیہ کے خلاف سپریم کورٹ میں جا رہی ہے لیکن وہاں فیصلہ جو بھی ہو پرگیہ کے لیے پھانسی مطالبہ اور ٹرین دھماکے میں گرفتار بے گناہ قیدیوں کی رہائی چیخ چیخ کر کہہ رہی ہے کہ ہر مسلمان دہشت گرد نہیں اور نہ تمام ہندو بھی دیش بھگت ہیں۔ ممبئی ٹرین دھماکہ معاملہ میں دیر سے سہی مگر انصاف تو ملا۔ 11 جولائی 2006ء کو ممبئی کی لوکل گاڑیوں میں 7 سلسلہ وار بم دھماکے ہوئے تھے جن میں 180 سے زائد افراد کی موت اور تقریباً 800 لوگ زخمی ہو گئے۔ وزیر اعظم منموہن سنگھ نے ممبئی آ کر سوگواروں کے آنسو پونچھے اور جرم کا ارتکاب کرنے والوں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کا وعدہ کیا تھا۔ آگے چل کر انتظامیہ نے 13 مسلم نوجوانوں پر دھماکہ کرنے کا الزام لگا کر گرفتار کر لیا۔ ان میں سے کمال انصاری تو فیصلے سے قبل دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کے علاوہ محمد فیصل عطاء الرحمن شیخ، احتشام قطب الدین صدیقی، نوید حسین خان، آصف خان، تنویر احمد محمد ابراہیم انصاری، کو سیشن کورٹ نے 2015 میں پھانسی کی سزا سنا دی نیز باقی 7 محمد ماجد محمد شفیع، شیخ محمد علی عالم شیخ، محمد ساجد مرغوب انصاری، مزمل عطاء الرحمن شیخ، سہیل محمود شیخ، ضمیر احمد لطیف الرحمن شیخ کو عمر قید کی سزا سنائی گئی نیز وحید شیخ کو بری کر دیا گیا۔ مذکورہ بالا فیصلے کو عدالتِ عالیہ میں چیلنج کیا تو اگلے نو سالوں تک سماعت ہی نہیں ہوئی اور بالآخر 19 برس بعد بمبئی ہائی کورٹ نے تمام 12 ملزمین کو بری کر دیا کیونکہ استغاثہ کیس کو ثابت کرنے میں بری طرح ناکام رہا۔ جسٹس انیل کلور اور جسٹس شیام چنڈک کی خصوصی بنچ نے بہت تفصیل وانہماک کے ساتھ یہ فیصلہ لکھا جس کا لب لباب یہ ہے کہ استغاثہ یہ تک نہیں ثابت کر سکا کہ آخر کس قسم کے بم استعمال کئے گئے تھے۔ اس کے ذریعہ جو شواہد پیش کیے گئے ان کی بنیاد پر ملزمین کو خاطی نہیں قرار دیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ گواہوں کے بیانات اور ملزمین سے مبینہ برآمدگی ہائی کورٹ کو مطمئن نہیں کر سکی استغاثہ یعنی پولیس کی بابت یہ انکشاف کیا گیا کہ وہ اہم گواہوں پر جرح میں ناکام رہا۔ اس نے نہ تو برآمد کردہ اشیاء کی ٹھیک سے مہربندی کی تھی اور نہ ہی انہیں سنبھال کر رکھا تھا۔ ہائی کورٹ نے بعض ملزمین کے اقبالیہ بیانوں کو بھی یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ وہ انہیں اذیت دے کر لئے گئے تھے نیز ناکافی اور جھوٹے تھے۔ یہ ایک دوسرے کے کاپی پیسٹ بھی پائے گئے۔ عدالت کے مطابق ملزمین نے ثابت کر دیا کہ اقبالِ جرم کرواتے وقت انہیں اذیت دی گئی تھی۔ یعنی پولیس کے جھوٹ کی ہانڈی بھری عدالت میں پھوٹ گئی۔ عدالت نے اپنے فیصلے میں تکنیکی لاپرواہیوں پر بھی گرفت کی۔ جج صاحبان نے ملزمین کی شناختی پریڈ کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ پولیس کے جن عہدیداروں نے یہ پریڈ کرائی انہیں اس کا اختیار ہی نہیں تھا۔ عدالت نے شواہد کی گواہی کو اس لیے قبول کرنے سے انکار کر دیا کیونکہ عینی شاہدین نے پولیس کے سامنے واقعہ کے 4 ماہ بعد ملزمین کی شناخت کی تھی اور عدالت میں اس کی نوبت 4 سال بعد آئی۔ عدالت نے اس حقیقت کی جانب بھی انگشت نمائی کی کہ واقعہ کے دن تو گواہوں کے لیے ملزمین کو اچھی طرح دیکھنے کا موقع ہی نہیں ملا تھا اس لیے ان سے درست شناخت کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ تعجب کی بات یہ ہے اتنی بڑی خامیوں کی جانب سیشن کورٹ کی توجہ کیوں نہیں گئی؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عام طور ایسے نازک معاملات میں نچلی عدالتیں گہرائی جانے کے بجائے انتظامیہ کی تائید کر دیتی ہیں لیکن خدا کا شکر ہے عدالتِ عالیہ نے اپنی ذمہ داری بخیر و خوبی ادا کی۔ یہی وجہ ہے کہ مہاراشٹر کی مختلف جیلوں قید ملزمین نے ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعہ عدالت اور وکیلوں کا شکریہ ادا کیا۔ ہائی کورٹ کے اس فیصلے سے جہاں بے قصور قیدیوں کے اہل خانہ اور سماج کے سارے عدل پسند لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی وہیں مسلمانوں سے نفرت کرنے والے زعفرانی تلملا اٹھے۔ دھماکے سے متاثرین کو چونکہ باور کرا دیا گیا تھا کہ یہی ملزمین دھماکے کے مجرم بھی ہیں اس لیے فیصلے سے مایوسی ہوئی۔ اب وہ سوال کر رہے ہیں کہ اگر یہ لوگ بے قصور ہیں آخر اصلی مجرم کون ہے؟ اتفاق سے شیو سینا (شندے) کے ترجمان سنجے نروپم نے بھی ایسے ہی سوالات کیے۔ انہوں نے فیصلہ پر مایوسی کا اظہار کرنے کے بعد کہا کہ اگر ان ملزمین میں سے کوئی بھی سلسلہ وار ٹرین بم دھماکہ کے لئے ذمہ دار نہیں ہے تو پھر یہ بم دھماکے کس نے کئے؟ کیا ہماری جانچ ایجنسی کے کام میں کوئی کمی رہ گئی ہے؟ انہوں نے جانچ ایجنسی سے پوچھا کہ کیا جن ملزمین کو انہوں نے پکڑا تھا ان کے خلاف ضروری ثبوت نہیں ملے تھے؟ کیا وہ ثبوت جمع نہیں کر سکے تھے؟ سنجے نروپم نے امید ظاہر کی ہے کہ حکومت اور جانچ ایجنسی باہمبے ہائی کورٹ کے اس فیصلہ کے خلاف اونچی عدالت جائے گی لیکن سوال یہ ہے کہ ان جعلی شواہد کی بنیاد پر بے قصور لوگوں کو سزا دلوانے کے بجائے کیا اصلی مجرموں کو پہچانا جا سکے گا؟ بی جے پی کے ترجمان کریٹ سومیا صدمہ میں ہیں اور ممبئی کے شہریوں کی خاطر انصاف کی خاطر دھماکہ کرنے والے دہشت گردوں کو پھانسی پر لٹکانا چاہتے ہیں مگر اس کے لیے کسی بے قصور کے بجائے قصوروار کی شناخت لازمی ہے۔ وزیر محصولات چندر کانت باونکلے نے کہا کہ ''اس معاملے میں وزیر اعلیٰ سے بات چیت کے دوران کمیوں کو دور کر کے سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے پر غور وخوض کیا جائے گا۔ این سی پی (شرد پوار) کے ریاستی صدر ششی کانت شندے نے اس معاملے میں حکومت اور ایجنسی کو جائزہ لے کر سپریم کورٹ میں چیلنج کرنے کی رائے دی۔ سماجوادی پارٹی نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہوئے بری ہونے والے سبھی لوگوں کو معاوضہ دینے کا مطالبہ کر دیا کیونکہ جھوٹے الزام میں گرفتار کر کے حکومت نے ان کے 19 سال ضائع کر دیے۔ اس بابت سماجوادی پارٹی کے رکن اسمبلی رئیس شیخ نے کہا کہ ''ہم باہمبے ہائی کورٹ کے فیصلہ کا خیر مقدم کرتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس نے ان نوجوانوں کو انصاف دیا''۔ انہوں نے سوال کیا کہ ''حکومت کیسے کسی بے گناہ کو اس طرح قید میں رکھ کر ان کی عمر کے بیش قیمتی 19 سال ضائع کر دیے؟ وہ بولے'' جاپان میں ایک شخص کو باعزت بری کیا گیا تو وہاں کی حکومت نے اس نوجوان کو نہ صرف معاوضہ دیا بلکہ معافی بھی مانگی۔ دیگر ممالک میں جس طرح ملزمین کو بے قصور ثابت ہونے پر حکومت کی جانب سے معاوضہ دیا جاتا ہے اسی طرح حکومت مہاراشٹر کو بھی ان 12 بے گناہوں کو معاوضہ دینا چاہئے۔'' ممبئی کانگریس کی صدر و رکن پارلیمان ورشا گائیکواڑ نے باہمبے ہائی کورٹ کے اس فیصلے پر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے توازن قائم کرنے کی ناکام کوشش کی۔ موصوفہ نے کہا کہ ''ہمیں عدلیہ پر پورا بھروسہ ہے نیز ممبئی کے دیگر شہریوں کی طرح ہمارا بھی یہی مطالبہ ہے کہ ممبئی ٹرین بم دھماکے کے جو بھی اصل مجرم ہیں انہیں یقینی طور پر سخت سے سخت سزا دی جائے یعنی جعلی مجرمین پر نزلہ نہ اتارا جائے۔ ورشا گائیکواڑ نے ریاستی حکومت سے درخواست کی کہ وہ مجرمین کے خلاف ضروری ثبوتوں اور دستاویزات کے ساتھ سپریم کورٹ میں اپیل کرے کیونکہ جب بھی اس طرح کا دہشت گردانہ حملہ ہوتا ہے تو اس میں بے گناہ شہریوں کی جان جاتی ہے اور سرکاری ونجی املاک کا بھی نقصان ہوتا۔'' یہ بات درست ہے مگر ایک تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ایسے حملوں کی تفتیش میں سرکاری ایجنسیاں اپنی ذمہ داری کما حقہٗ ادا نہیں کرتیں۔ افسران اپنے سیاسی آقاؤں کو خوش کرنے کی خاطر بے قصور مسلمانوں کو گرفتار کر کے اپنی ترقی کرواتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو تو انعام واکرام سے نوازہ جاتا ہے مگر ونود بھٹ جیسا انصاف پسند افسر جب سرکار کی تائید کر کے جھوٹے الزامات گھڑنے سے انکار کر دے تو اس پر اتنا دباؤ ڈالا جاتا ہے کہ وہ خودکشی پر مجبور ہو جائے لیکن وہ زندہ ضمیر لوگ بے قصور کو پھنسانے کے بجائے اپنی جان گنوانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ فیصلہ اگر کانگریس کے دورِ اقتدار میں آتا تو اس کو مسلمانوں کی نازبرداری کا نام دیا جاتا مگر یہ تو مودی راج میں آ گیا ایسے میں ارشادِ قرآنی کی یاد آتی ہے: ''کیا یہ کوئی چال چلنا چاہتے ہیں؟ (اگر یہ بات ہے) تو کفر کرنے والوں پر ان کی چال الٹی ہی پڑے گی''۔

برق گرتی ہے تو بیچارے......

معز ہاشمی
۵۴-۲۷-۱/ معز ریسیڈنسی، منظور پورہ، اورنگ آباد-۴۳۱۰۰۱ (مہاراشٹر)
موبائل : 937269630091+
mhmypleasure@gmail.com:email

نئی نویلی دلہن کو ایک نیا طعنہ اوئی ماں اتنے بھی گئے گزرے ہو گئے ہم کہ شادی جیسی تقریب پر بھی تمہارے باوا نے ضیافت میں چنے چٹپٹے سے خاطر تواضع کی۔ اپنی لاڈلی کے لئے پڑوسی ریاست سے چھٹانک گوشت منگا لیتے۔ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے بچوں کی شادیوں میں دیگیں اور تندور لگے تھے، وہ نان کی فراوانی تھی کہ گرما گرم دسترخوان پر سجائی گئی۔ ساتھ ہی قلیہ کی نہریں سارے شادی خانے میں بہنے لگیں۔ زخمی نان کے ٹیلے بن گئے۔ دوسرے دن اترے ہوئے قلیہ کی دیگوں سے سارا محلہ عجیب سی خوشبو سے معطر ہو گیا۔ آہ! وہ بھی کیا زمانہ تھا جب اٹھاؤ دسترخوان، بچھاؤ دسترخوان کی صدائیں گونجتی تھیں۔ وہ صف بندیاں، وہ دسترخوان پر یلغار، وہ قلیہ سے لبریز کٹورے، وہ گرم گرما تندور سے نکلی نان، نان سے سجے سرخ دسترخوان، آس پاس سے بے پرواہ حلق تر کرنے میں بزرگ و جوان بندے ایک عجیب نفسانفسی کا ماحول قیامت صغریٰ کا نظارہ پیش کرتی ہوئی وہ عظیم الشان ضیافتیں نظر بد کا شکار ہو کر کچھ ہی دنوں میں قصۂ پارینہ ہو گئی۔ یہ سب سن کر آں میاں نے ایک لمبی سانس لی۔ دمہ کے مرض میں مبتلا آں میاں پر کھانسی کا شدید دورہ پڑ گیا۔ بمشکل تمام اپنی کھانسی پر قابو پاتے ہوئے وہ خالہ ماں سے مخاطب ہوئے۔ اس میں دلہن بی بی کا کیا قصور ہے، آپ ہی نے رشتہ طے کرنے میں اتنی تاخیر کیا گر یہی تقریب دو مہینے پہلے منعقد کی جاتی تو آپ بھی اپنے ہاتھوں سے قلیہ کے کٹورے میں نان کے ٹکڑے تر کر کے اپنے حلق سے اتارتیں۔ ساری غلطی تو آپ ہی کی ہے۔ ذرا سے لین دین پر اڑ گئی اور نان قلیہ جیسی لذت سے بھرپور مقوی غذا اسے خود بھی محروم رہی اور ہم جیسے شوقین کو دوزانو بیٹھنے کی سعادت سے بھی محروم رکھا۔ آں میاں نے آنے والے دنوں کے بارے میں پیش گوئی بھی کر دی کہ نئی نسل کچھ دنوں بعد دیکھے گی کہ میوزیم میں تبدیل ہوئے شہر کے عالیشان شادی خانوں میں جہاں چھوٹی بڑی تانبے کی دیگیں جو برسوں باورچی کے ہاتھوں کے لمس سے قلیہ کو ذائقہ دار بنانے میں اہم کردار ادا کرتی، قرینے اور ترتیب سے سجائی گئی ہیں۔ ساتھ ہی آہنی کمانوں سے لٹکتے جرمن کے بادیئے، جن میں تمام چینی اکھڑے پانچ کٹوروں کو انتہائی خوبصورتی سے رکھا گیا جیسے ان کا اب کبھی استعمال نہیں ہوگا۔ سالوں دہکتی آگ کے شعلوں سے کندن یا تندور جس نے کبھی گرم گرم نان سے اپنے شائقین کے ذوق لذت میں دو آتشہ کا کام کیا۔ ان تمام اسلحہ کو میدان طعام میں کارہائے نمایاں انجام دینے پر انتہائی ادب واحترام سے میوزیم کی زینت بنایا گیا ہوگا، انھیں دیکھ کر آنے والے نسلیں اپنے بزرگوں پر فخر کریں گی جنہوں نے میدان کارزار میں نصرت وفتح کے پرچم لہرائے۔ ان برتنوں میں کنٹلوں سے کھانا پکایا جاتا اور چند ہی ساعتوں میں سینکڑوں دعوتی انھیں دشمنوں کی طرح دسترخوان سے چٹ کر جاتے اور ڈکار تک نہیں لیتے۔ یہ تھے ہمارے بزرگوں کے اوصاف۔ اگر وہ کمزور وناتواں بھی ہوتے تو کم سے کم دو نان وقت واحد میں ہضم کر جاتے۔ ہمیں تو فخر کرنا چاہئے کہ ہم اس بہادر قوم کے سپوت ہیں جن کے اسلاف نے دیگیں کی دیگیں الٹا دی اور زخمی نان کے انبار لگا دیئے اور طعام خانوں سے سرخرو واپس لوٹیں۔ قصہ پارینہ ہم اپنے احباب میں ایسے بیان کریں گے جیسے نان قلیہ کی آراستہ محفل میں چہار درویش تناول طعام فرماتے ہوئے داستان سنا رہے ہیں۔ بات طعنہ سے نکل کر عمل ہضم وذائقہ سے ہوتی ہوئی میوزیم میں تبدیل ہوئے عظیم الشان شادی خانوں تک پہنچ گئی جہاں نان قلیہ میں استعمال ہوئے ظروف قرینے سے زائرین کی زیارت کے لئے رکھے گئے تھے۔ بچے کچے بزرگ نئی نسل کا ہاتھ تھامیں حسرت سے گذرے وقت کا نظاہرہ کر رہے تھے اور رال ٹپکتے ہونٹوں کو بار بار رومال سے صاف کر رہے تھے آج اگر ہمارے وہ بزرگ بقید حیات ہوتے جنھوں نے اپنی عمر کے ایک بڑے حصہ کو نان قلیہ تناول فرمانے میں جٹا دیا۔ وہ تو آج اس فیصلہ کے خلاف پرزور احتجاج کرتے ہوئے بھوک ہڑتال پر بیٹھ جاتے اور سارا دسترخوان سر پر اٹھا لیتے اور پھر سارا ماحول لحم لحم وشحم کی صداؤں سے گونج اٹھتا۔ ایک عرصہ سے اپنے احباب کو دعوت نان قلیہ پر مدعو کرنے کا قوی ارادہ کئے ہوئے تھے۔ موجودہ صورتحال میں پابندئ لحم نے ہمارے منصوبے پر پانی پھیر دیا۔ اس میں ہماری نیک نیتی پر کسی قسم کا شبہ نہیں کیا جا سکتا۔ قانون کے آگے ہم سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ ہمارے احباب ہماری قانونی مجبوری کو سمجھ پائیں، ایسا بھی نہیں کہ دنیائے ذائقہ سے نان قلیہ ہمیشہ کے لئے ناپسند ہو جائے۔ وہ کسی نہ کسی شکل میں پھر اپنے لذت دار لوازمات کے ساتھ آئے گا اور دل کے گوشہ سے یہ صدا بلند ہوگی کہ نان قلیہ ہو تو کھانے کا مزہ ہے۔ ارباب مجاز نے نان قلیہ کی صنعت پر کاری ضرب لگائی اور ساتھ ہی ساتھ وہ چھوٹی صنعتیں جیسے مصالہ جات کی گرنیاں زیادہ مقدار میں آنے کی چکیاں ظروف فراہمی کے کاروبار شامیانے اور کرسیوں کا کاروبار اور ان سب سے بڑھ کر وہ کامیاب کاریگر جن کے ہاتھوں نان قلیہ کے ذائقہ میں لذت پیدا ہوتی۔ ہم نان قلیہ سے منسلک تمام حضرات اور اس کے ذائقہ سے آشنا تمام شائقین حضرات سے پُرخلوص درخواست کرتے ہیں کہ نسخہ نان قلیہ کو قائم و دائم رکھنے کے لئے اجتماعی دعاؤں کا اہتمام کریں۔ اللہ تعالیٰ ایسی مشکل گھڑی میں ثابت قدم رکھیں۔ اے خدا تو رزاق ہے تو ہی رزق دیتا ہے ہمیں ہمارے لقمہ تر کو چھیننے والے رہنماؤں کی غلطیوں کی ہمیں سزا نہ دے۔ کمزور وناتواں نان قلیہ کی شیدائیوں کی لذت کو جاری وقائم رکھ۔ تیرے ہی نیک بندوں نے اسے ہم تک پہنچایا اور ہمارے بزرگوں نے اس کی بھرپور پرورش ونگہبانی کی اور اس شہر خجستہ بنیاد اور باون دروازوں کے ساتھ اس مقوی غذا کو شہرت کی بلندی پر پہنچایا۔ وھو خیر الرازقین پر ہمیں مکمل یقین ہے۔ بھوکوں کو تو نے تیتر بٹیر دیئے، ہم تو صرف قلیہ ونان کے سوالی ہیں، ہماری مرغوب غذا سے ہمیں محروم نہ رکھ اور جن کو تو نے ہمارے لئے پیدا کیا ان کو ہمارے لئے خاص کر دے اور ساتھ اس صنعت اور اس سے منسلک تمام چھوٹی بڑی صنعتوں کو متاثر ہونے سے بچائے رکھ۔ خدایا ظالم ایک دروازہ بند کرتا تو تو ستّر کھول دیتا۔ آیئے حضرات اسی لذت کام دہن کی بقاء کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور گڑگڑا کر دعائیں مانگیں۔ تناول طعام ماحضر میں ہم نوالہ بنائے۔ آمین ثم آمین۔

نوٹ: نان قلیہ سیریز کو چند دنوں کے لئے ملتوی کیا جا رہا ہے، امید ہے ہم سب شائقین کی دعا بارگاہ رب العزت میں شرف قبولیت ہوگی۔ آمین

غزہ کے معروف کیتھولک چرچ: العائلۃ المقدسۃ پر اسرائیلی حملہ

از: خورشید عالم داؤد قاسمی

غزہ کے کیتھولک چرچ پر حملہ:

غزہ گزشتہ اکیس مہینوں سے مسلسل خون میں نہایا ہوا ہے۔ امریکہ کی جانب سے صہیونی ریاست اسرائیل کو فراہم کیے گئے مہلک ہتھیاروں نے غزہ کے ہر فرد کو متاثر کیا ہے۔ ہزاروں افراد شہید ہو چکے ہیں؛ جب کہ لاکھوں زخمی اور معذور ہو چکے ہیں۔ یہ تباہی و بربادی بین الاقوامی قوانین اور جنگی ضوابط کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے جاری ہے۔ اس مسلسل جارحیت میں اسرائیلی حملے نے عبادت گاہوں کو بھی نشانے بنائے ہیں؛ جب کہ عبادت گاہیں مقدس مقامات سمجھے جاتے ہیں جو ہمیشہ امن، روحانیت اور پناہ کی علامت رہے ہیں۔ یہ نہ صرف جنگی جرائم کے زمرے میں آتا ہے؛ بلکہ انسانی ضمیر کے لیے ایک کڑا امتحان بھی ہے۔ حالیہ حملے میں مشرقی غزہ کا معروف کیتھولک ہولی فیملی چرچ ایک بے رحم فضائی بمباری کا نشانہ بنا۔ اس حملے نے نہ صرف غزہ کی مسیحی برادری کو سوگوار کیا؛ بلکہ پوری دنیا میں انسانیت نواز حلقوں کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔

حملے کی تفصیل:

قابض صہیونی ریاست اسرائیل کی جانب سے اس وحشیانہ حملے کا تازہ واقعہ 17 / جولائی 2025 کو پیش آیا، جب اسرائیلی فضائیہ نے مشرقی غزہ میں واقع ایک معروف اور تاریخی کیتھولک چرچ: العائلۃ المقدسۃ کو نشانہ بنایا۔ یہ دل دہلا دینے والا حملہ عبادت کے اُس مرکز پر کیا گیا، جو نہ صرف مذہبی لحاظ سے اہم ہے؛ بلکہ غزہ کی محصور مسیحی برادری کے لیے امید، تحفظ اور روحانی سہارا بھی فراہم کرتا ہے۔ اس بمباری کے نتیجے میں تین فلسطینی شہری شہید ہو گئے؛ جب کہ کم از کم دس افراد شدید زخمی ہوئے، جن میں چرچ کے پادری، فادر جبرائیل رومانیلی بھی شامل ہیں۔ غزہ کے محکمہ شہری دفاع کے ترجمان، محمود بصل کے مطابق شہید ہونے والے بزرگوں کی شناخت 60 سالہ سعد سلامہ اور 80 سالہ فومیا عیاد کے طور پر کی گئی ہے۔ ترجمان محمود بصل نے غم وغصے سے بھرے بیان میں کہا: ''قابض اسرائیل نہ مسلمانوں کو بخشتا ہے، نہ عیسائیوں کو، نہ مسجد کی حرمت کا خیال رکھتا ہے، نہ گرجے کی عظمت کا۔ اس کا ایک ہی ہدف ہے: فلسطینی، چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا قوم سے ہو۔'' القدس میں لاطینی پادریوں کے دفتر نے بھی اس حملے کی تصدیق کرتے ہوئے بتایا کہ چرچ کو شدید نقصان پہنچا ہے۔ محصور غزہ میں یہ واحد کیتھولک عبادت گاہ ہے، جو مذہبی اجتماع کے ساتھ ساتھ مسیحی برادری کی بقا اور حوصلے کی علامت بھی سمجھی جاتی ہے۔

ویٹی کن اور مسیحی قیادت کے بیانات:

یہ پہلا موقع نہیں کہ اسرائیل نے غزہ میں گرجا گھر کو نشانہ بنایا ہو۔ اس سے قبل بھی ''خاندانِ مقدس'' اور ''سینٹ پرفیریوس'' جیسے تاریخی چرچ متعدد بار اسرائیلی بمباری کی زد میں آ چکے ہیں، جنھیں مقامی مسیحی برادری صدیوں سے عبادت، اجتماع اور پناہ کے مراکز کے طور پر استعمال کرتی رہی ہے۔ حالیہ حملے کے بعد ویٹی کن کی جانب سے سخت ردعمل سامنے آیا۔ کیتھولک چرچ کے سربراہ، پوپ لیو چودھویں نے اس واقعے پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اسے ''دل دہلا دینے والا اور غیر انسانی عمل'' قرار دیا ہے۔ انھوں نے عالمی برادری سے اپیل کی کہ وہ فوری جنگ بندی کو یقینی بنائے اور شہریوں کے تحفظ کو اولین ترجیح دے۔ پوپ کے بیان میں غزہ کے نہتے شہریوں کے ساتھ ہمدردی اور مذہبی مقامات کے تحفظ کی اہمیت پر زور دیا گیا۔ ان کے الفاظ نے نہ صرف دنیا بھر کے مسیحیوں؛ بلکہ انسانیت سے جڑے ہر شخص کے ضمیر کو جھنجھوڑا ہے۔

مسیحی رہنماؤں کا غزہ کا ہنگامی دورہ:

اس حملے کے محض ایک دن بعد، یروشلم کے دو اعلیٰ مسیحی مذہبی رہنماؤں: کارڈینل پیئر باتیستا بیتسابالا (رومن کیتھولک بطریرک) اور بطریرک تھیوفیلوس سوم (روم آرتھوڈوکس) نے ایک مشترکہ کلیسائی وفد کے ہمراہ غزہ کا ہنگامی دورہ کیا۔ یہ اقدام نہ صرف ان کی انسانی ہمدردی کا مظہر تھا؛ بلکہ مظلوموں کے ساتھ عملی یکجہتی کی ایک روشن مثال بھی تھا۔ دونوں رہنماؤں نے عربی اہلی اسپتال میں جا کر زخمیوں کی عیادت کی اور اسپتال کے اُن وارڈز کا دورہ کیا جہاں مسلمان اور مسیحی مریض ساتھ ساتھ زیرِ علاج تھے۔ ان کا یہ دورہ اس پیغام کا حامل تھا کہ ظلم و جبر کے خلاف کھڑا ہونا صرف مذہبی فریضہ نہیں؛ بلکہ انسانی ضمیر کی آواز بھی ہے۔ اس موقع پر کارڈینل پیئر باتیستا بیتسابالا نے جذباتی انداز میں کہا: ''غزہ کے تمام شہری، چاہے وہ کسی بھی مذہب یا پس منظر سے تعلق رکھتے ہوں، انسانی وقار کے برابر حق دار ہیں۔ عبادت گاہوں کو نشانہ بنانا ناقابلِ قبول ہے۔ ہم عالمی برادری سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ فوری مداخلت کرے اور ان انسانیت سوز حملوں کو روکے۔'' انھوں نے مذہب سے بالاتر ہو کر بنیادی انسانی حقوق کی بات کی، جو ان کے بیان کو صرف ایک مذہبی موقف سے آگے لے جا کر ایک آفاقی انسانی مطالبہ بنا دیتا ہے۔ بطریرک تھیوفیلوس سوم نے بھی اپنے بیان میں انصاف اور انسانی اقدار کا بھرپور دفاع کرتے ہوئے کہا: ''ہم یہاں صرف مسیحیوں کے لیے نہیں آئے؛ بلکہ ہر اس انسان کے لیے آئے ہیں جو ظلم کا شکار ہے۔ غزہ میں جو کچھ ہو رہا ہے، وہ نہ صرف انسانیت؛ بلکہ بین الاقوامی قانون کی کھلی خلاف ورزی ہے۔'' ان کے یہ الفاظ اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ غزہ کا المیہ صرف ایک قوم یا مذہب کا مسئلہ نہیں؛ بلکہ پوری انسانیت کا مشترکہ زخم ہے، جس پر خاموشی خود ایک جرم ہے۔

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل کا مذمتی بیان:

اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوتیرش نے بھی اس حملے کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ ان کی ترجمان سٹیفنی ٹریمبلے نے پریس بریفنگ کے دوران بتایا: ''عبادت گاہوں پر حملے ناقابلِ قبول ہیں۔ ان مقامات میں پناہ لینے والے شہریوں کو مکمل احترام، تحفظ اور سہولت دی جانی چاہیے۔ غزہ میں پہلے ہی بے پناہ جانی نقصان ہو چکا ہے۔ اب فوری جنگ بندی اور تمام یرغمالیوں کی غیر مشروط رہائی ناگزیر ہے۔''

امریکہ کا ردعمل، دوغلی پالیسی کی ایک اور مثال:

اس حملے کے فوراً بعد امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور اسرائیلی وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے درمیان گفتگو ہوئی، جس کے بعد وائٹ ہاؤس کی جانب سے ایک حیران کن بیان جاری کیا گیا: ''اسرائیل ان حملوں کا عادی مجرم ہے۔'' یہ بیان اگر چہ الفاظ کے اعتبار سے چونکا دینے والا تھا، مگر امریکی پالیسی کے تاریخی رویے کو دیکھتے ہوئے اس میں تضاد صاف محسوس ہوتا ہے۔ ایک طرف اسرائیل پر تنقید اور دوسری طرف دہائیوں سے اس کی ہر جارحیت اور انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر اندھی حمایت۔ یہی وہ دوغلا پن ہے جس نے امریکہ کو اس بحران میں غیر جانبدار ثالث کے بجائے متعصب شریک جرم بنا دیا ہے۔ ماضی گواہ ہے کہ اسرائیل کی جانب سے بار بار کی گئی جنگی کارروائیوں، مسجد اقصیٰ کی بے حرمتی اور معصوم شہریوں کی ہلاکتوں کے باوجود امریکہ نے اکثر اوقات اقوام متحدہ میں اسرائیل کے خلاف قراردادوں کو ویٹو کیا یا ان پر خاموشی اختیار کی۔ ایسے میں موجودہ بیان امریکہ کے کسی اصولی موقف کا اظہار نہیں ہے۔

مسلم قیادت کہاں ہے؟

یہ ایک تلخ اور افسوسناک حقیقت ہے کہ غزہ میں اب تک تقریباً تمام بڑی مساجد اسرائیلی بمباری کی زد میں آ کر تباہ ہو چکی ہیں۔ نہ بچوں کے لیے کوئی محفوظ پناہ ہے، نہ بزرگوں کے لیے کوئی عبادت گاہ۔ لیکن اس ہولناک صورتِ حال کے باوجود، ایک بھی مسلم ملک کا سربراہ نہ غزہ پہنچا، نہ ہی کسی اعلیٰ سطحی نمائندے نے وہاں جا کر ہمدردی یا یکجہتی کا اظہار کیا۔ نہ کوئی رسمی تعزیت اور نہ ہی عالمی فورمز پر مضبوط موقف! مسلم دنیا کی قیادت صرف بیانات اور اجلاسوں تک محدود ہو کر رہ گئی ہے۔ گویا فلسطین کے شہیدوں کے زخموں پر مرہم رکھنے سے بھی وہ عاجز ہیں۔ اس خاموشی نے نہ صرف اسرائیل کے حوصلے کو تقویت دی ہے؛ بلکہ عالمی سطح پر مسلم قیادت کی بے وزنی، بزدلی اور بے حسی کو بھی بے نقاب کر دیا ہے۔ غزہ کے مظلوم مسلمان اور مسیحی بیک وقت اسرائیلی بمباری اور امتِ مسلمہ کی بے رخی کے دوہرے کرب میں مبتلا ہیں۔ یہ ایک ایسا المیہ ہے جس پر تاریخ بھی شرمندہ ہوگی۔

ابو عبیدہ کا بیان، امت کے ضمیر پر دستک:

حماس کے عسکری ونگ، القسام بریگیڈز کے ترجمان ابو عبیدہ نے غزہ پر جاری حملے کے تناظر میں، ایک سخت اور جذبات سے لبریز بیان جاری کیا۔ انہوں نے کہا: ''ہم کسی کو بھی غزہ میں بہنے والے خون سے بری الذمہ نہیں سمجھتے۔ ہر وہ فرد، ادارہ یا حکومت، جو کچھ کر سکتی تھی مگر خاموش رہی، وہ اپنی استطاعت اور اثر کے مطابق اس جرم میں شریک ہے۔'' ان کے مطابق دشمن نے اس اعتماد کے ساتھ قتلِ عام کیا کہ اسے روکنے والا کوئی نہیں ہوگا؛ کیوں کہ اسے علم تھا کہ مسلم دنیا کی قیادت خاموشی کو شعار بنائے گی۔ انہوں نے مزید کہا: ''وہ لوگ جن سے امیدیں تھیں، وہ اپنے مظلوم بھائیوں کو تنہا چھوڑ چکے ہیں۔'' ابو عبیدہ نے اپنے اسی بیان میں، انتہائی جذباتی اور ایمان افروز انداز میں امتِ مسلمہ کو مخاطب کرتے ہوئے خبردار کیا: قیامت کے دن تم ہمارے خلاف دعویٰ دائر کریں گے۔'' یہ الفاظ محض ایک عسکری ترجمان کا اعلان نہیں؛ بلکہ پوری امت کے ضمیر پر دستک ہے۔ یہ وہ لمحہ ہے جہاں سوال صرف یہ نہیں کہ ہم نے کیا کیا؛ بلکہ یہ بھی ہے کہ ہم نے کیا کچھ نہیں کیا؟

ظلم نے ہر حد پار کر لی ہے:

غزہ کے ''العائلۃ المقدسۃ'' چرچ پر اسرائیلی حملہ محض ایک گرجے پر حملہ نہیں؛ بلکہ یہ انسانیت، مذہبی آزادی اور عالمی قوانین کی صریح پامالی ہے۔ جس طرح مساجد کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، اسی طرح گرجا گھر بھی اب اسرائیلی جارحیت کی زد میں آ چکے ہیں۔ یہ حملہ اس بات کا اعلان ہے کہ ظلم، سفاکی اور مذہبی عدم رواداری نے تمام حدیں پار کر لی ہیں۔ غزہ میں نہ صرف مسلمان؛ بلکہ عیسائی اقلیت بھی بمباری، جبری نقل مکانی اور عبادت گاہوں کی بے حرمتی کا شکار ہے۔ اسرائیل کی جارحیت اب کسی ایک مذہب یا طبقے تک محدود نہیں رہی؛ یہ ایک مکمل انسانی بحران میں بدل چکی ہے، جس پر عالمی ادارے صرف رسمی بیانات جاری کرنے تک محدود ہو گئے ہیں۔ اس ساری تباہی کے دوران مسلم دنیا کی بے حسی، مجرمانہ خاموشی اور قیادت کی عملی ناکامی مزید دل دہلا دینے والی ہے۔ بیانات کی تکرار، کانفرنسوں کے اعلانات اور مذمتیں غزہ کے معصوموں کے زخموں پر مرہم نہیں رکھ سکتیں۔ اب وقت آ گیا ہے کہ دنیا، خاص طور پر امتِ مسلمہ، خوابِ غفلت سے بیدار ہو۔ ظلم کے خلاف صرف الفاظ نہیں؛ بلکہ جرات مندانہ، منظم اور عملی اقدامات ناگزیر ہو چکے ہیں۔ خاموشی کی جگہ آواز، بے عملی کی جگہ اقدام اور بے حسی کی جگہ ضمیر کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے؛ تا کہ غزہ کے بے گناہ بچوں، خواتین اور بزرگوں کے لیے امن، تحفظ اور انصاف کی کوئی حقیقی سبیل نکل سکے۔ ورنہ یاد رکھیں! تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی اور آنے والی نسلیں ہمارے اس جرمِ خاموشی پر ہمیں کبھی نہیں بخشیں گی۔....

دوست ہو تو ایسا

ہم سب اسکول کے زمانے کے دوست ایک دفعہ ساتھ بیٹھے تھے ایک دوست نے پوچھا دوست کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ میں نے کہا دوست کا کوئی مطلب نہیں ہوتا جہاں مطلب ہو وہاں دوست نہیں ہوتا تم لوگوں کو ایک سچا واقعہ بتاتا ہوں۔ دو جگری دوست تھے ایک کی ماں سخت بیمار ہو گئی اس نے موبائل اٹھایا اور اپنے بہترین دوست سے رابطہ کیا اور بغیر کسی تمہید کے کہا میری امی جان سخت بیمار ہیں اور میرے پاس دوا کے لیے پیسے نہیں ہیں۔۔۔ دوست نے اس کی بات پوری ہونے سے پہلے جواب دیا ''تم مجھ سے عصر کے بعد رابطہ کرو۔۔۔ اور کال منقطع کر دی۔ اس نے عصر کے بعد دوست کا نمبر ملایا تو فون بند ملا۔ اب وہ بے چین ہو گیا اور اپنی ماں کے دوا کے حصول کے لیے کئی ناکام کوششیں کرنے کے بعد جھکے ہوئے سر اور دُکھے ہوئے دل کے ساتھ گھر واپس گیا۔ مختلف اندیشوں میں گھرا ہوا اپنی والدہ کے کمرے میں داخل ہوا تو دیکھا کہ وہ پُرسکون نیند سو رہی ہیں اور دوا کا تھیلا ان کے سرہانے رکھا ہے۔ اس نے اپنی بہن سے پوچھا امی جان کی دوا کون لایا؟'' بہن نے جواب دیا'' آپ کے فلاں دوست وہ فوراً گھر سے نکلا اور اسی دوست کے گھر پہنچا اس سے ملا۔ پُرنم آنکھوں سے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا'' میں نے عصر کے بعد آپ سے رابطہ کیا لیکن آپ کا فون بند مل رہا تھا؟ دوست نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا میں نے موبائل بیچ دیا اور اس رقم سے آپ کی والدہ کی دوا خرید لی۔ دوستی قربانی کا نام ہے۔ آپ دُنیا کے امیر ترین انسان ہیں اگر آپ کے پاس ایک مخلص دوست ہے۔ ایسے دوست کی قدر کیجیے۔ اُسے کھونے نہ دیجیے۔ اپنی دوستی اور وعدوں کا بھرم کبھی ٹوٹنے نہ دیں تا کہ دوست صرف مشکل میں نہیں بلکہ ہر لمحہ دوسرے دوست کے کام آتا ہے۔

آصف پلاسٹک والا -- ربانی ٹاور، مدنپورہ، ممبئی ۱۱ --- 9323793996

سب نے، انساں نہ ہونے کی قسم کھائی ہے، لوگ تو اخلاق کو بھی طاق میں رکھ آئے ہیں

جعفر حسین ماپکر

سب نے، انساں نہ ہونے کی قسم کھائی ہے۔ لوگ تو اخلاق کو بھی طاق میں رکھ آئے ہیں''۔ یہ جملہ ہماری موجودہ صورتحال کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔ زندگی میں اکثر اوقات ہم اپنے ذاتی فائدے کے لیے مذہبی، قانونی اور اخلاقی اصولوں سے سمجھوتہ کر لیتے ہیں۔ اس کی کئی مثالیں ہیں، جیسے بجلی کے میٹر سے چھیڑ چھاڑ کرنا۔ اسی طرح ریلوے اور بس اسٹیشنوں پر رکشہ والے میٹر موجود ہونے کے باوجود مسافروں سے بڑھا چڑھا کر کرایہ مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم آپ سے معاملہ طے کر رہے ہیں، اگر آنا ہے تو آؤ ورنہ دوسرا رکشہ دیکھو'' بظاہر یہ کرائے کا معاملہ طے کرنا لگتا ہے، مگر حقیقت میں یہ مسافروں کی مجبوری کا فائدہ اٹھا کر انہیں ٹھگنا ہے۔ ایسے موقعوں پر وہ لوگ کہیں بہتر ہیں جو شاید صاحبِ ایمان نہ ہوں مگر صاحبِ اُصول واخلاق ضرور ہیں۔ وہ اپنے مسافروں سے میٹر کے مطابق ہی کرایہ لیتے ہیں۔ رشتوں میں، باہمی اخلاص ومحبت کا بڑا مقام واحترام ہوتا ہے۔ فون کالز یا ٹیکسٹ میسجز کا جواب دینا، ایک اخلاقی فرض ہے۔ اگر کوئی مصروف ہو تو اپنی سہولت کے مطابق واپس کال کیا کرتا ہے۔ مگر اکثر ایسا ہوتا نہیں۔ جب آپ ایمانداری اور خلوص سے کسی سے رابطہ کرتے ہیں اور وہ آپ کی کالز یا ٹیکسٹ میسجز کو مسلسل نظر انداز کرتا رہے، یا پھر وہ سرے سے آپ سے رابطہ نہ کرے، تو یہ سمجھنا مشکل نہیں ہوتا، کہ دوسرا شخص آپ سے دُوری اختیار کرنا چاہتا ہے۔ ایسے ٹوٹے ہوئے رشتوں پر تکیہ کرنا، آپ کی بیوقوفی ہوگی۔ ان کے فیصلے کا احترام کیا کریں اور اپنی زندگی میں آگے بڑھیں۔ دوستی اور قرآن سے ہمارا تعلق بڑا عجیب ہوتا ہے۔ دونوں ہی ضرورت کے ماتحت یاد آتے ہیں۔ سب سے بہترین دوستی وہ ہے جو اللہ اور اس کے دین کی وجہ سے ہو۔ اگر دوست احباب دین اور تقویٰ کی بنیاد پر ایک دوسرے کیساتھ محبت کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے، ایسے لوگوں کے لئے جنتوں کا وعدہ کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سورۃ الزخرف کی آیت نمبر 47 میں ارشاد فرماتے ہیں: ''سارے دوست واحباب اُس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔'' انسان کی زندگی میں دوست کی اہمیت ازل سے قائم ودائم ہے۔ ایک سچا دوست ہر مصیبت میں مضبوط سہارا بن کر ساتھ کھڑا رہتا ہے۔ وہ مشکلات اور مصائب کے طوفان سے گھبرا کر اپنا دامن نہیں بچاتا، بلکہ دوست کی جانب آنے والے مصائب کے تیروں کو اپنے سینے میں جذب کر کے بھی مسکراتا رہتا ہے۔ جو لوگ صرف وقت اور ضرورت کے تحت دوستی کرتے ہیں، وہ ہمیشہ مخلص افراد کی دوستی سے محروم رہتے ہیں۔ ان کی مطلب پرستی کا گلہ کرنا نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ (التوبہ: 119) ترجمہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھی ہو جاؤ۔ فیصلہ آپ کا ہے۔ جب تنہائی کا احساس آپ کو زیادہ محسوس ہو تو، قرآن پاک سے دوستی کر لیں، اچھے مفسر کا ترجمہ اور تفسیر پڑھ لیا کریں۔ یقین جانیئے، یہ عمل نہ صرف آپ کے حق میں بہتر ہوگا، بلکہ آپ کے لیے آسانیاں بھی پیدا فرمائے گا۔ حق بات کہنے کی قیمت، وہی جان سکتے ہیں، جنہوں نے کبھی حق بات کی بھی ہو۔ موجودہ صورتحال میں مسلمان ہونا ہی جرم بنا ہے، تو حق بات کوئی کیسے کرے۔ حق گوئی کے جملہ حقوق صرف صاحب اختیار کے پاس رہن ہیں۔ اگر آپ زبردستی حق گوئی پر اُتارو ہیں، تو بھائی آپ کو خمیازہ بھگتنا تو پڑے گا۔ رشتہ ہو یا نوکری، باتیں سوچ سمجھ کر، کی جاتی ہے۔ اگر وہاں سچ کا عمل دخل ہوا، تو رشتوں کے محاذ پر، آپ کا بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اگر نوکری میں یہ مرحلہ درپیش ہوا تو حق گوئی، آپ کی نوکری کھا جاتی ہے۔ ویسے بھی سرکاری نوکری، بڑی مشکل سے ملتی ہے، وہاں سچ کا کیا کام! خدانخواستہ آپ نے براہ راست، کارپوریٹ آفس کے سیاسی مذاکرات میں حصہ لے کر، کوئی تلخ بات کہہ دی، تو انجام ٹرانسفر یا سیدھا پوسٹ سے ہی محروم ہو کر، آپ کو ذلت کے گڑھے میں دھکیلا جا سکتا ہے۔ اگر آپ غیر ملک میں ہوں، تو ہو سکتا ہے آپ کو ملک بدر ہی کر دیا جائے۔ نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اب حق گوئی، بطور نسخہ کے بھی، بہت ہی کمیاب ہے۔ شاید کتابوں میں ملے تو ملے۔ ان تمام عوامل کو محسوس کرتے ہوئے، ہمارے ذہن میں ایک سوال ضرور اٹھتا ہے کہ آخر پوری دنیا میں، ہمارے ساتھ ہی ایسا سلوک کیوں ہو رہا ہے؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہمارے دلوں سے ایمان، اخلاق اور اخلاص ختم ہو چکا اور اسکی جگہ نفرت، بغض، حسد اور جلن نے لی ہو؟ کہیں ایسا تو نہیں کہ ہم نے شریعت پر عمل ہی کرنا چھوڑ دیا ہو؟ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم نے اپنی اپنی ذمّہ داریوں سے، مُنہ موڑ لیا ہو۔ ایسا بھی امکان ہے کہ ماں، بہنوں اور بیٹیوں کے حقوق، ہم نے غصب کر لئے ہوں؟ کیا ہم نے غریبوں، مسکینوں، کمزوروں اور بیواؤں پر رحم کرنا نہیں چھوڑا؟ کیا ہم نے مغرب کے آئین وتہذیب کو اپنانے میں کوئی کسر چھوڑی ہے؟ کیا ہم بے قرآن وسنت کو اپنی زندگی سے نکال باہر نہیں کیا؟ کیا وجہ ہے کہ ہم اب تک راندہ بارگاہ ہیں؟ ہم نماز تو پڑھتے ہیں، مگر خشوع اور خضوع کہاں سے لائیں۔ قرآن مجید پڑھتے تو ہیں، مگر کسی طوطے کی طرح۔ پھر کہاں سے ہم میں، وہ جذبہ ایمانی پیدا ہو! اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے زوال کے اسباب و عوامل کو درست سمجھنے، ان کی تشخیص کرنے اور فتح ونصرت کے اسباب وعوامل کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔

روزنامہ ورقِ تازہ
3
ریاستی-قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
23 July 2025

مجلسی ایم ایل اے کے مذہبی لبادے کی ہر جیب سے بدعنوانی اپنا کریہہ چہرہ نکال کر جھانکنے لگی

حافظ عبداللہ مفتی محمد اسماعیل پر دھولیہ کے اے بی واگھ کے نام پر ٹھیکیداری کرنے کا الزام

مالیگاؤں: 23/جولائی (خیال اثر) مالیگاؤں سینٹرل کے رکن اسمبلی اور مقامی جمیعۃ العلماء کے صدر حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل قاسمی نے حالیہ اسمبلی الیکشن اچھائی اور برائی کے نام سے لڑا۔ موصوف نے جمیعۃ العلماء کے نام سے فتح میدان میں جلسہ لیکر اسمبلی الیکشن کیلئے عوام سے ووٹ بھی مانگی اور حزب اختلاف پر جھوٹے الزامات کی بوچھار بھی کی۔ وہ جو بھی سیاسی خدمات انجام دیتے ہیں اس پر جمیعۃ کا لیبل لگادیتے ہیں۔ جب کبھی بدعنوانی کا داغ لگتا ہے تو مذہبی لبادے کی آڑ میں اس کو دھونے کی کوشش کی جاتی ہے۔ گذشتہ روز مولانا محمد حنیف ملّی نگر (دت نگر) کے ساکنین نے حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل قاسمی کے فرزند ارجمند حافظ عبداللہ کی بدعنوانی کو نہ صرف عوامی پریس کانفرنس کے ذریعہ اجاگر کیا بلکہ بدعنوانی کے اس کیچڑ کو لوبان کی دھونی بھی دی۔ محلہ کی سینکڑوں عوام نے گلی گلی کیچڑ میں گھوم کر ویڈیو گرافی کی اور اخبارات و سوشل میڈیا پر خوب جم کر وائرل کیا۔ اسی علاقہ کے رہنے والے اعجاز احمد شیخ وزیر نے لوبان دھونی کے جلوس کے بعد میڈیا سے مخاطب ہوکر کہا کہ تقریباً ایک سال قبل مجلسی ایم ایل اے نے مولانا حنیف ملّی نگر (دت نگر) میں تعمیری کاموں کیلئے ایک کروڑ روپیوں کے منظور ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اسی علاقہ پر مشتمل دت نگر کی آخری گلی میں ارمان سائیکل دکان سے لیکر عائشہ حکیم چوک تک جو روڈ بنائی گئی۔ اعجاز وزیر کے مطابق اس روڈ کی تعمیر میں بڑی مشکل سے 17 سے 18 لاکھ روپیہ کا تخمینہ ہوگا لیکن 13، فروری 2025ء کو 96، لاکھ 87، ہزار 114، روپیوں کا بل ادائیگی کیلئے محکمہ تعمیرات میں داخل کیا گیا۔ جس میں دوسرے ہی روز یعنی 14، فروری 2025ء کو 36، لاکھ 87، ہزار 114، روپیہ بل ادا کردیا گیا۔ اس علاقہ میں دوسرا کوئی بھی تعمیری کام نہیں کیا گیا اس کے باوجود 27، مارچ 2025ء کو پھر سے 31، لاکھ 73، ہزار 670 روپیہ کا بل داخل کیا گیا اور حیرت انگیز طور پر 4، اپریل 2025ء کو بغیر کسی چوں چراں کے یہ بل بھی محکمہ تعمیرات عامہ سے نکال لیا گیا۔ اعجاز وزیر نے بتلایا کہ یہ دونوں بل اے۔ بی۔ واگھ نامی ٹھیکیدار کے نام سے نکالا گیا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ مفتی محمد اسماعیل قاسمی صاحب کا لڑکا جو کہ حافظ بھی ہے۔ وہ اصل ٹھیکیدار ہے۔ جس نے مولانا حنیف ملّی نگر میں تعمیری کام کئے بغیر محکمہ تعمیرات عامہ سے بل نکال چکا ہے۔ مجلسی ایم ایل اے کے فرزند کی اس بدعنوانی کو اجاگر کرتے ہوئے اعجاز وزیر اور ان کی ٹیم نے باقاعدہ پورے علاقہ میں میڈیا نمائندوں کو لیکر کیچڑ سے لت پت راستوں پر جلوس نکالا اور لوبان کی دھونی دیتے ہوئے لوبان جلاؤ بدعنوانی بھگاؤ کا نعرہ لگایا۔ اعجاز وزیر نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ تقریباً 67، لاکھ کا بل بغیر کام کے نکال لیا گیا ہے اور بقیہ 33، لاکھ کے بل کو روکنے میں کامیابی ملی ہے۔ اس سے قبل بھی پاورلوم سٹی کے استقبالیہ گیٹ کے نام سے بنکر سرکل کی تعمیر کا کام بھی بدعنوانی کی نذر ہوچکا ہے جبکہ روشن آباد جنتا الیکٹرک اسٹور سے انصار ٹیلر مدنی نگر تک روڈ بنائے بغیر بل نکال لینے کا معاملہ اخبارات اور میڈیا کی زینت بن چکا ہے۔ شہری عوام اب اپنی نجی محفلوں اور گفتگو میں اس بات کا برملا اظہار کرنے لگے ہیں کہ مذہبی لبادے کی ہر جیب سے بدعنوانی اپنا کریہہ چہرہ نکال کر جھانکنے لگی ہے اور مقامی جمیعۃ العلماء کے ذمہ داران مجلسی ایم ایل اے کی ملمع کاری کرتے نہیں تھکتے۔

همدرد ٹرسٹ، اورنگ آباد کی جانب سے اساتذہ کے لیے خوش خبری، مراٹھواڑہ کے سب سے بڑے ایوارڈ

''ڈاکٹر مظہر محی الدین'' مثالی معلم ایوارڈ کے لیے درخواستیں مطلوب

اورنگ آباد: 23/جولائی: ''ہمدرد ٹرسٹ اورنگ آباد'' ایک رجسٹرڈ ادارہ ہے۔ اس ٹرسٹ نے فیصلہ کیا تھا کہ ملت کے تعلیمی اداروں میں برسر خدمات اساتذہ و معلمات کی عمدہ کارکردگی اوران کی خوبیوں، صلاحیتوں نیز ان کی گرانقدر خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں اعزاز سے نوازا جائے تاکہ معاشرہ میں ان کی حیثیت اور وقار بلند ہو اور انھیں اپنے کاموں کو مزید بہتر طور پر کرنے کا حوصلہ بھی ملتا رہے۔ لہٰذا ٹرسٹ نے ہر سال تین مثالی معلم ایوارڈس دینے کا عزم کیا تھا۔ یہ تین ایوارڈس اسکول کی نوعیت اور سطح کے یعنی پرائمری، سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری کی ہر سطح پر ایک ایک ایوارڈ مختص کیے گئے تھے۔ اُردو میڈیم اساتذہ کے لئے علیحدہ اور مراٹھی وانگلش میڈیم اساتذہ کے لئے مشترکہ ایوارڈ رکھے گئے تھے۔ اس کا دائرہ انتخاب علاقہ مراٹھواڑہ رکھا گیا تھا۔ واضح ہو کہ صرف پانچ ایوارڈ دیے جائیں گے۔ ٹرسٹ کی جانب سے گذشتہ ۷ رسالوں سے یہ ایوارڈ دیا جارہا ہے۔ امسال یہ آٹھواں ایوارڈ دیا جائے گا۔ ذریعہ تعلیم کا لحاظ کئے بغیر اردو، مراٹھی اور انگریزی میڈیم کے تمام اساتذہ و معلمات ان ایوارڈس کے لیے اہل ہوں گے۔ برسر ملازمت اساتذہ و معلمات جن کی خدمات پانچ سال مکمل ہوچکی ہے ان ہی کی سفارش صدر مدرس / پرنسپل حضرات کریں گے۔ البتہ کسی ریٹائرڈ ٹیچر کے نام پر غور نہیں کیا جاسکے گا۔ صدر مدرس یا پرنسپل حضرات اپنے ادارے سے ایک سے زائد استاذہ کے نام تجویز کرسکتے ہیں۔ صدر مدرسین سے گذارش ہے کہ وہ اپنے مدرسے کہ فرض شناس اساتذہ کے فارم کی تکمیل کرکے ٹرسٹ کے پتے پر ۳۰/اگست ۲۰۲۵ء تک فارم ٹرسٹ کے پتہ پر پہنچانے کی زحمت کریں۔ درخواست فارم آن لائن درج ذیل لنک سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ درخواست فارم کا تفصیل سے مطالعہ کریں۔

مزید تفصیلات کے لیے درج ذیل نمبرات پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

محمد متین اللہ: 8208237342، سید امجد الدین قادری: 9028831692، جاوید اقبال: 9890441458

E-mail: hamdardtrust4all@gmail.com

فقط

سید امجد الدین قادری

معتمد عمومی، ہمدرد ٹرسٹ، اورنگ آباد

کسانوں کے حق میں کانگریس کی گونجدار آواز، سرولی غوث پور میں احتجاجی

مظاہرہ، انتظامیہ کو پیش کیا گیا مطالباتی میمورنڈم

بارہ بنکی: 23/جولائی (ابوشحمہ انصاری) کسانوں کے مسائل کو لے کر کانگریس ایک بار پھر میدان میں سرگرم نظر آئی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی ہدایت پر آج تحصیل سرولی غوث پور میں کسانوں کی بدحالی اور حکومتی لاپرواہی کے خلاف کانگریس کارکنان نے پرامن مگر پُراثر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے کی قیادت بلاک کانگریس صدر مرلی راوت نے کی، جبکہ ضلع جنرل سکریٹری امت کمار ترویدی، ضلع نائب صدر سوشل میڈیا محمد اویس انصاری، بدرالدین وارثی، شیو کمار ورما، راجو پانڈے، انیتا گوتم، امر سنگھ ورما، سنجے راوت سمیت متعدد پارٹی کارکنان بھرپور طریقے سے شریک رہے۔ اس موقع پر کانگریس وفد نے ایس ڈی ایم کو ایک مفصل یادداشت پیش کی، جس میں خاص طور پر درج ذیل مسائل کو اجاگر کیا گیا دھان کی فصل کے دوران یوریا کھاد کی شدید قلت، آبپاشی کے لیے بجلی کی غیر یقینی فراہمی، اور کھاد کی کھلی کالا بازاری۔ یادداشت میں مطالبہ کیا گیا کہ کسانوں کو فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ زرعی نظام کو بحران سے بچایا جا سکے۔ یہ احتجاجی پروگرام ضلع کانگریس صدر محمد محسن کی سرپرستی، سابق رکن پارلیمان پی۔ ایل۔ پونیا اور موجودہ رکن پارلیمان تنوج پونیا کی رہنمائی میں کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر کارکنان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کانگریس کسانوں کے ہر درد کی آواز بنے گی اور زمین سے جڑی اس لڑائی کو ہر سطح پر مضبوطی سے لڑے گی۔

کسانوں کے حق میں کانگریس کی گونجدار آواز، سرولی غوث پور میں احتجاجی مظاہرہ

انتظامیہ کو پیش کیا گیا مطالباتی میمورنڈم

بارہ بنکی: 22/جولائی (ابوشحمہ انصاری) کسانوں کے مسائل کو لے کر کانگریس ایک بار پھر میدان میں سرگرم نظر آئی۔ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کی ہدایت پر آج تحصیل سرولی غوث پور میں کسانوں کی بدحالی اور حکومتی لاپرواہی کے خلاف کانگریس کارکنان نے پرامن مگر پُراثر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے کی قیادت بلاک کانگریس صدر مرلی راوت نے کی، جبکہ ضلع جنرل سکریٹری امت کمار ترویدی، ضلع نائب صدر سوشل میڈیا محمد اویس انصاری، بدرالدین وارثی، شیو کمار ورما، راجو پانڈے، انیتا گوتم، امر سنگھ ورما، سنجے راوت سمیت متعدد پارٹی کارکنان بھرپور طریقے سے شریک رہے۔ اس موقع پر کانگریس وفد نے ایس ڈی ایم کو ایک مفصل یادداشت پیش کی، جس میں خاص طور پر درج ذیل مسائل کو اجاگر کیا گیا دھان کی فصل کے دوران یوریا کھاد کی شدید قلت، آبپاشی کے لیے بجلی کی غیر یقینی فراہمی، اور کھاد کی کھلی کالا بازاری۔ یادداشت میں مطالبہ کیا گیا کہ کسانوں کو فوری ریلیف فراہم کرنے کے لیے مؤثر اور عملی اقدامات کیے جائیں تاکہ زرعی نظام کو بحران سے بچایا جا سکے۔ یہ احتجاجی پروگرام ضلع کانگریس صدر محمد محسن کی سرپرستی، سابق رکن پارلیمان پی۔ ایل۔ پونیا اور موجودہ رکن پارلیمان تنوج پونیا کی رہنمائی میں کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ پروگرام کے اختتام پر کارکنان نے اس عزم کا اظہار کیا کہ کانگریس کسانوں کے ہر درد کی آواز بنے گی اور زمین سے جڑی اس لڑائی کو ہر سطح پر مضبوطی سے لڑے گی۔

مانو سے ڈسٹنس موڈ میں ایم بی اے کا آغاز

ملک کی پہلی یونیورسٹی جسے یو جی سی کی منظوری حاصل

حیدرآباد، 22 جولائی (پریس نوٹ) مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی طرز میں ایم بی اے کے علاوہ نیو ایجوکیشن پالیسی کے تحت چار سالہ ڈگری کا کورس بھی شروع کرنے جارہی ہے۔ ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن پروفیسر رضاء اللہ خان کے مطابق پورے ہندوستان میں مانو ایسی واحد یونیورسٹی ہے جو روایتی اور فاصلاتی ہر دو زمروں میں چار سالہ ڈگری کا پروگرام شروع کررہی ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ نیو ایجوکیشن پالیسی 2020 اور یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی رہنمایانہ ہدایات کی روشنی میں ان کورسز کا آغاز کیا جارہا ہے۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی فاصلاتی طرز میں مختلف انڈر گریجویٹ، پوسٹ گریجویٹ، ڈپلوما اور سرٹیفکیٹ پروگرامز کامیابی کے ساتھ چلارہی ہے۔ جن میں نمایاں طور پر ایم اے اردو، ہندی، عربی، انگریزی، تاریخ، اسلامک اسٹڈیز کے علاوہ چار سالہ بی اے (آنرس)، بی ایس سی (آنرس)، بی کام (آنرس)، ایم بی اے، بی ایڈ، ڈپلوما ان ٹیچ انگلش، ڈپلوما ان اردو، ڈپلوما ان جرنلزم اینڈ ماس کمیونی کیشن، ڈپلوما ان ارلی چائلڈ ہڈ کیئر اینڈ ایجوکیشن، ڈپلوما ان اسکول لیڈرشپ اینڈ مینجمنٹ، ڈپلوما ان امپلائبلٹی اسکلس، سرٹیفکٹ ان ٹیچ انگلش، اور پروفیشینسی ان اردو تھرو انگلش شامل ہیں۔ پروفیسر رضاء اللہ خان کے مطابق فاصلاتی طرز میں ایم بی اے کے علاوہ 4 سالہ ڈگری کے کورسز کا آغاز ایک انقلابی قدم ہے اور مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کے اس عزم کا اظہار ہے کہ وہ ملک بھر کے پسماندہ اردو داں اور دور دراز کے طلبہ کو سہولت بخش انداز میں جامع تعلیم فراہم کرنے کی پابند ہے۔ نئی تعلیمی پالیسی کے تحت فاصلاتی طرز کے طلبہ کو کورس کے دوران ہر سال کے اختتام پر کورس سے باہر نکلنے کے مواقع بھی فراہم کیے گئے ہیں۔ ساتھ ہی ہنرمندی اور پیشہ ورانہ تعلیم کو نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے جبکہ ڈگری کے چوتھے سال میں تحقیق یا انٹرنشپ کے ذریعہ اعزازی ڈگری (Honours with Research) حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے۔ نصاب میں مخلوط (ڈیجیٹل اور فاصلاتی) تدریسی طریقوں کو بھی اپنایا گیا ہے تاکہ معیاری تعلیم روایتی کلاس روم سے نکل کر ہر طالب علم کے گھر تک پہنچ سکے۔ مانو نے اس اقدام سے نہ صرف فاصلاتی تعلیم میں ایک نئے باب کا آغاز کیا ہے بلکہ اردو داں طبقہ کو بھی اعلیٰ تعلیم کے میدان میں جوڑنے کا ایک بہترین موقع فراہم کیا ہے۔ مانو کے فاصلاتی طرز میں داخلوں کا اعلامیہ عنقریب جاری ہونے والا ہے۔

فرقہ وارانہ ہم آہنگی باقی رکھنے کے لئے ہر محب وطن کو آگے آنا چاہئے

مولانا حلیم اللہ قاسمی جمیعۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) کا تیسرا تربیتی اجلاس کامیابی سے ہمکنار

ممبئی ۲۲/جولائی: جمیعۃ علماء مہاراشٹر کا تیسرا تربیتی اجلاس 20/جولائی 2025 بروز اتوار دارالعلوم شیرولی، کولہاپور ضلع کولہاپور میں منعقد ہوا۔ پروگرام کا آغاز قاری اشفاق کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ حمد باری تعالیٰ مفتی محمد عمران قاسمی اور نعت پاک کا نذرانہ مولانا سید اظہر صدر جمیعۃ علماء شہر کولہاپور نے پیش کی، ترانۂ جمیعۃ قاری اشفاق نے پیش کیا۔ بعدہ جمیعۃ علماء مہاراشٹر کے نائب صدر مولانا محمد عارف عمری نے جمیعۃ علماء ہند کی زریں تاریخ پیش کی اور کہا کہ مہاراشٹر کی خوش قسمتی ہے کہ آزادی کے بعد جمیعۃ علماء ہند کا پہلا اجلاس شہر ممبئی میں ہوا۔ جس کی صدارت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ نے کی۔ 1983 میں بھی آزاد میدان میں اجلاس منعقد ہوا تھا، جمیعۃ علماء اپنے دستور کے مطابق کام کرتی ہے اور اسی نہج پر کام کرنے کی ترتیب وترغیب دینے کے لئے یہ تربیتی اجلاس منعقد ہوا ہے۔ اور یہ وقت کی اہم ضرورت بھی ہے تاکہ خدام جمیعۃ علماء اسی تاریخی و قدیمی جماعت کے کاموں کی پہچان سکیں۔ اور ہم جمیعۃ کے کام کو منظم طریقے سے کرسکیں۔ بعدہ قاری محمد یونس چودھری نائب خازن جمیعۃ علماء مہاراشٹر نے اصلاح معاشرہ کے عنوان پر روشنی ڈالی اور ذاتی طور پر خدام جمیعۃ کی اصلاح کرنے پر زور دیا، ساتھ ہی سماج میں بڑھتی برائیوں کے تدارک کے لئے جمیعۃ علماء نے پہل کی ہے، اس کے لئے بھی ہر یونٹ و ضلع کو کوشش کرنا چاہئے۔ ناظم تنظیم جمیعۃ علماء مہاراشٹر مفتی حفیظ اللہ قاسمی نے جمیعۃ علماء مہاراشٹر کی خدمات اور خاص طور پر قانونی امداد کمیٹی کی بے انتہا خدمات کو چند منٹوں کے اندر دلکش انداز میں بیان کیا، اوران کے بے قصوروں کو انصاف دلانا اس جماعت کے اولین اصولوں میں شامل ہیں۔ ساتھ ہی ناگہانی حالات، آفات میں پریشان و بے یار و مددگار افراد کی امداد کر اس جماعت نے اپنا نام روشن کیا ہے جس کی خدمات کا مسلمان ہی نہیں برادران وطن بھی اعتراف کرتے ہیں۔ صدر اجلاس مولانا حلیم اللہ قاسمی نے تربیتی اجلاس سے کلیدی خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمیعۃ علماء ہند مسلمانوں کی سب سے قدیم و عظیم جماعت ہے اور اس جماعت کا کوئی سیاسی مطلب نہیں، جمیعۃ علماء خالص مذہبی جماعت ہے، مولانا حلیم اللہ قاسمی نے اپنی گفتگو کے آغاز ہی میں یہ باور کرانے کی کوشش کی یہ تنظیم خالص مذہبی ہے اوراس کے تمام تر امور سنت وشریعت کی روشنی میں ہی انجام دیئے جاتے ہیں، اور یہ جمیعۃ علماء کے اغراض ومقاصد دیکھ کر بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اس تنظیم کا دستور تنظیمی ڈھانچے کو مستحکم بنانے میں بے مثال ہے، جانشین شیخ الاسلام کے اس پلیٹ فارم سے جہاں ملی مسائل کے حل میں زریں خدمات ہیں، خاص طور پر بے قصوروں کے مقدمات کی پیروی اور تحفظ اوقاف، مدارس و مکاتب میں حضرت کا مثالی کردار سب کے سامنے ہے۔ اور ملک میں بڑھتی فرقہ پرستی کی روک تھام کے لئے پورے ملک میں قومی یکجہتی کے لئے جو مہم چلائی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضرت صدر محترم مولانا سید ارشد مدنی نے دستور کو زندہ اور تابندہ رکھنے اور اس کی روح کو جلا بخشنے میں تجدیدی کارنامہ انجام دیا ہے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی نے شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ اور تبلیغی جماعت کے بانی حضرت جی مولانا الیاسؒ کے چند واقعات بھی بیان کئے، جمیعۃ علماء ہند کے اسلاف کی قربانیاں بھی جامع انداز میں پیش کی، اسی طرح موجودہ قومی صدر امیر الہند مولانا سید ارشد مدنی کی خدمات اور فکروں کو بھی بیان کیا اور اصلاح معاشرہ پر بات کرتے ہوئے اخلاص نیت، اپنے بھائی کی ضروریات کا خیال رکھنا اور پڑوسیوں کے حقوق جاننا (حقوق العباد)، معاملات اور معاشرت کا خاص خیال رکھنے کی تلقین کی۔ مولانا نے تمام سامعین اور جمیعۃ علماء کے اراکین وممبران کو جمیعۃ علماء ہند کے دستور کے مطابق انتخابات کی کمزوریوں کی جانب بھی اشارہ کیا نیز حضرت والا نے دستور و منشور کے مطابق کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ مفتی محمد ہارون ندوی نائب صدر جمیعۃ علماء مہاراشٹر نے تحفظ اوقاف، قاری عبد الرشید حمیدی نائب صدر جمیعۃ علماء مہاراشٹر نے تحفظ مساجد و مدارس، مولانا اشتیاق احمد قاسمی خازن جمیعۃ علماء مہاراشٹر نے قومی یکجہتی اور مولانا اظہر سید نے مساجد کے اسپیکر کے خلاف تجویز پیش کی، جس کی سبھی حاضرین نے تائید کی۔ مولانا عبد الصمد نائب صدر جمیعۃ علماء پونے، قاری اقبال جمیعۃ علماء پمپری چنچوڑ، ڈاکٹر عبد المنان شیخ جمیعۃ علماء ضلع سانگلی، مفتی عمران قاسمی، مولانا انعام الحسن سانگلی، قاری مبشر جنرل سکریٹری جمیعۃ علماء ضلع پونے، مفتی احمد حسین قاسمی جمیعۃ علماء پونے وغیرہ نے اپنے تاثرات پیش کئے۔ مولانا حلیم اللہ قاسمی صدر جمیعۃ علماء مہاراشٹر کی دعا پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

ماں کپڑا دھونے میں مگن رہی اور اس کا معصوم بچہ ندی میں ڈوب کر انتقال کر گیا۔۔۔!!

مالیگاؤں: 23/جولائی (خیال اثر) کل یہاں کی گرنا ندی میں ایک پانچ سالہ معصوم بچے کی دردناک موت پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے انٹرنیشنل ہیومن رائٹس کے صدر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) نے کہا کہ اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کہ زندگی اور موت سب کچھ اللہ رب العزت کے قبضہ قدرت میں ہے۔ بالکل اسی طرح طویل العمری ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔ کوئی معذور بن کر صدی پار کر جاتا ہے تو کوئی ماں کے شکم میں ہی زندگی کی رمق چھوڑ جاتا ہے لیکن اگر کوئی 5 سالہ معصوم بچہ اپنی ماں کی آنکھوں کے سامنے ناگہانی حادثہ کا شکار ہوکر موت کی بانہوں میں جاسمائے اور اس کی والدہ کو اس بات کی خبر نہ ہو کہ میرا لال پانی میں غرقاب ہو رہا ہے تو یقین جانیے نہ صرف اس کی والدہ بلکہ ہر کسی کا کلیجہ دہل کر رہ جائے گا۔ ایسا ہی ایک حادثہ کل گرنا ندی میں پیش آیا جہاں ایک پانچ سالہ معصوم بچہ والدہ کی نگاہوں سے اچانک اوجھل ہوگیا۔ ماں کپڑا دھونے میں مصروف رہی اس کے دل کا چین اور باپ کے دلوں کا صبر و قرار پلک جھپکتے ہی پانی میں غرقاب ہوکر انتقال کرگیا۔ اس دردناک حادثے پر ہر آنکھ اشکبار دکھائی دی تو معصوم بچے کی والدہ کی آہ و فغاں دیکھ کر خواتین کی آنکھوں سے بھی آنسو رواں ہو گئے۔ منظر اتنا دلدوز اور دردناک رہا تھا کہ وہ معصوم بچہ جو چند لمحہ قبل شرارت آمیز کھیلوں میں مصروف رہا تھا وہ بھی اپنی ماں کی آغوش کو سونا کر کے ملک عدم روانہ ہوگیا۔ اس موقع پر حضرت صابر نورانی (مدنی دربار) اور شکیل تیراک نے شہر کی ماں بہنوں سے گزارش کی کہ کپڑا دھونے کے لئے ہرگز ہرگز ندی نالوں کا رخ نہ کریں۔ خصوصاً معصوم بچوں کو ندی نالوں پر لے جانے سے پرہیز کریں۔ احتیاط علاج سے بہتر ہوتا ہے لیکن شہر میں احتیاط کا زبردست فقدان نظر آرہا ہے جو نہ صرف افسوسناک ہے بلکہ خطرناک بھی ہے۔

بھیونڈی کی لاجسٹک کمپنی میں 9 افراد نے گھس کر کام بند کرنے کی دھمکی دی

ایک نامزد سمیت 7 سے 8 افراد پر مقدمہ درج

بھیونڈی: 22/جولائی (شارف انصاری) :-بھیونڈی تعلقہ کے پمپلز علاقے میں واقع ایک لاجسٹک کمپنی میں تقریباً 9 افراد زبردستی داخل ہوکر کام بند کرنے کی دھمکی دی ہے۔ کونگاؤں پولیس نے اس معاملے میں ایک نامزد اور 7 سے 8 نامعلوم افراد کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق، پمپلز گاؤں میں واقع E-5 اینجل لاجسٹک آئرن ماؤنٹن کمپنی ہے۔ 15 جون سے 15 جولائی کے درمیان صبح 8 بجے کے قریب سندیپ راؤ نامی نوجوان سمیت 7 سے 8 افراد زبردستی کمپنی کے دفتر میں گھس گئے اور وہاں جاری شفٹنگ کے کام کو خود کرنے کی مانگ کرنے لگے۔ انہوں نے کہا کہ "شفٹنگ کا کام صرف ہم ہی کریں گے، اگر ہمیں یہ کام نہیں دیا گیا تو یہاں کا پورا کام بند کروادیں گے۔ ورنہ ہم آدمی بھیج کر کمپنی کا کام رکوائیں گے۔" اس واقعے کے بعد، کمپنی کے سیکیورٹی مینیجر آشیش رادھورام پلاسیہ کی شکایت پر، کونگاؤں پولیس اسٹیشن میں سندیپ راؤ سمیت دیگر افراد کے خلاف بی این ایس کی دفعہ 333، 189(2)، 190، 351(2) کے تحت مقدمہ درج کرلیا گیا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر شندے کر رہے ہیں۔

پروفیسر کلیم ضیاء کے اعزاز میں ایک پروقار تقریب

۱۹ جولائی ۲۰۲۵ بروز ہفتہ، شام ۷:۳۰ بجے میرا روڈ کے جمس ایکسیلنسی انگلش اسکول میں ایک پروقار تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ یہ تقریب شفق میوزک میرا روڈ اور جمس ایکسیلنسی انگلش اسکول کے باہمی اشتراک سے ممتاز شخصیت پروفیسر کلیم ضیاء کے اعزاز میں منعقد کی گئی۔ جلسہ کی صدارت کی ذمہ داری معروف وکیل اور سماجی خدمت گار جناب یٰسین مومن نے سنبھالی، جبکہ جمس ایکسیلنسی انگلش اسکول کے روحِ رواں ڈاکٹر عظیم الدین سید مہمان خصوصی کے طور پر جلوہ افروز ہوئے۔ مہمانانِ اعزازی میں جناب حامد اقبال صدیقی، جناب خالد خان اور جناب مجیب الرحمٰن صدیقی شامل تھے جنہوں نے اپنی موجودگی سے محفل کو رونق بخشی۔ تقریب کا باقاعدہ آغاز جناب سلمان غازی کی حمد سے ہوا، جس کے بعد ناظم جلسہ جناب مرزا انور بیگ رائے بریلوی نے نہایت فصاحت کے ساتھ جلسہ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے پروفیسر کلیم ضیاء کی ہمہ جہت شخصیت کا تفصیلی تعارف پیش کیا، جو ایک کامیاب افسانہ نگار، شاعر، نقاد، مبصر، مترجم، اور ادا کار رہیں۔

تقریب کا مقصد اور پروفیسر کلیم ضیاء کی خدمات کا اعتراف

اس تقریب کا بنیادی مقصد پروفیسر کلیم ضیاء کو امسال ادارہ ادب اسلامی ہند کی جانب سے عطا کردہ "حفیظ میرٹھی اعزاز" کی مبارکباد پیش کرنا اوران کی علمی و ادبی خدمات کو سراہنا تھا۔ اس ضمن میں جناب مجیب الرحمٰن صدیقی اور جناب حامد اقبال صدیقی نے اپنے خطابات میں پروفیسر کلیم ضیاء کی گراں قدر خدمات کو اجاگر کیا۔ جناب حامد اقبال صدیقی نے خصوصاً اس بات پر زور دیا کہ "کلیم ضیاء بہت بڑے شاعر ہوں گے، ادیب و نقاد ہوں گے، مگر ان کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے بچوں کو ان کی مادری زبان سکھادی، بولنا بھی اور پڑھنا بھی۔" مقالہ نویسوں میں جناب خالد خان، جناب سلمان غازی، اور ڈاکٹر سلیم خان نے جامع، مدلل اور پراثر مقالے پیش کیے۔ پروفیسر کلیم ضیاء نے اپنی جدوجہد پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک پیغام دیا کہ "ہم جہاں تک ہوسکے محبت کو عام کریں کیونکہ یہ دنیا محبت کی پیاسی ہے۔" جلسہ کے اختتام پر صدر محفل جناب یٰسین مومن نے سامعین سے ایک پراثر خطاب فرمایا اور تعلیم کی اہمیت پر زور دیا۔ تقریب کا اختتام رات گیارہ بجے میزبان جلسہ، شفق میوزک میرا روڈ کے روحِ رواں جناب عظیم ملک کے فرضِ شکریہ کی ادائیگی پر ہوا۔ دورانِ جلسہ شرکاء کے لیے چائے اور ناشتہ کا بھی بہترین انتظام کیا گیا تھا۔ علم وادب سے محبت کرنے والے شرکاء دور دراز کے علاقوں سے بھی اس پروقار محفل میں شرکت کے لیے تشریف لائے تھے۔

نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پوار کی سالگرہ کے موقع پر بھیونڈی میں مختلف پروگرام کا انعقاد

بھیونڈی: 23/جولائی (شارف انصاری):- مہاراشٹرا کے نائب وزیر اعلیٰ اجیت دادا پاٹل کی سالگرہ کے موقع پر بھیونڈی میں نیشنلسٹ پارٹی (راشٹروادی پارٹی) کی جانب سے ایک خصوصی عوامی خدمت پروگرام کا انعقاد کیا گیا۔ بھیونڈی شہر کے نیشنلسٹ پارٹی کے صدر پروین پاٹل کی قیادت میں کلیان ناکہ پر واقع پٹرول پمپ پر سیکڑوں شہریوں کو مفت پٹرول فراہم کیا گیا۔ اس پروگرام میں صبح سے ہی عوام کی لمبی قطاریں دیکھنے کو ملیں اور شہریوں میں کافی جوش وخروش نظر آیا۔ اس موقع پر پارٹی کے لیڈر نامدیو اہیرے کے ساتھ کئی عہدیداران، کارکنان اور مقامی شہری بڑی تعداد میں شریک ہوئے۔ پروگرام کا مقصد اجیت دادا پاٹل کے سماجی نظریے اور عوامی خدمت کے عزم کو عوام تک پہنچانا تھا۔ شہر صدر پروین پاٹل نے کہا کہ اجیت دادا پاٹل ہمیشہ معاشرے کے آخری شخص تک سہولیات پہنچانے کا کام کرتے ہیں۔ ہم ان کے خیالات سے متاثر ہوکر بھیونڈی میں فلاحی کاموں کو مسلسل جاری رکھیں گے۔ اس عوامی خدمت کے تحت ایک اور اہم قدم اٹھایا گیا، جس میں شہر صدر پروین پاٹل نے بھیونڈی کے بال سدار گرہ (بچوں کی اصلاحی رہائش گاہ) میں یتیم بچوں کے لیے خصوصی کھانے کا انتظام کیا گیا۔

بھیونڈی میں وزیر اعلیٰ فڑنویس کی سالگرہ کے موقع پر مہا میگا بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد

بھیونڈی: 23/جولائی: (شارف انصاری):- آج بھیونڈی شہر کے پدما نگر میں واقع پدمشالی سماج ہال میں مہاراشٹرا کے نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی سالگرہ کے موقع پر کارپوریشن کے سابق چیئرمین سمت پاٹل کی جانب سے ایک عظیم الشان مہا میگا بلڈ ڈونیشن کیمپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس خصوصی موقع پر سابق رکن پارلیمان و سابق مرکزی وزیر برائے پنچایت راج کپل موریشور پاٹل بطور مہمان خصوصی شریک ہوئے۔ اس موقع پر صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے سابق مرکزی وزیر کپل پاٹل نے نائب صدر دھنکر جی کے استعفیٰ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ''دھنکر صاحب نے اپنی صحت کی وجوہات کی بنا پر استعفیٰ دیا ہے، ڈاکٹروں نے انہیں آرام کا مشورہ دیا ہے اور انہوں نے خود بھی اس بات کی تصدیق کی ہے۔ ایسی صورت میں حزب اختلاف کو اس پر سیاست نہیں کرنی چاہیے، صحت سب سے اہم ہے۔" ممبئی بم بلاسٹ کیس میں ہائی کورٹ کے فیصلے پر ردعمل دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "یہ فیصلہ چونکانے والا ہے، نچلی عدالت نے جسے سزا دی تھی، ہائی کورٹ نے اسے بری کردیا۔ یہ نہ صرف عام عوام بلکہ عدالتی نظام کے لیے بھی حیرت کا باعث ہے۔ ریاستی حکومت اس فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کرے گی۔" سنجے راوت کی جانب سے لگائے گئے ہنی ٹریپ الزامات پر انہوں نے کہا "اگر کسی کے پاس پین ڈرائیو یا سی ڈی جیسے شواہد ہیں تو انہیں حکومت کو دینا چاہیے۔ وزیر اعلیٰ نے اسمبلی میں صاف الفاظ میں کہا ہے 'نہ ہنی ہے، نہ ٹریپ'۔ اگر کوئی جھوٹے الزامات لگا کر سیاست کر رہا ہے تو یہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اگر الزامات درست ہیں تو حکومت لازمی تحقیقات کرے گی۔" وزیر زراعت مانک راؤ کوکاٹے کی اسمبلی میں تاش کھیلنے والی ویڈیو پر تبصرہ کرتے ہوئے کپل پاٹل نے کہا کہ "اسمبلی جیسے حساس اور باوقار مقام پر بیٹھ کر کوئی بھی گیم کھیلنا بالکل غیر مناسب اور ناقابل قبول ہے۔ اس کی کوئی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔" لاتور میں نیشنلسٹ اور مراٹھا گروہوں کے درمیان ہوئے تنازعہ پر کپل پاٹل نے کہا کہ "اجیت دادا پاٹل نے واقعے کے فوراً بعد متعلقہ کارکن سے استعفیٰ لیا اور اسے پارٹی وعہدے سے ہٹا دیا گیا۔ پولیس اپنا کام کر رہی ہے۔ پارٹی کے ریاستی صدر سنیل تٹکرے نے بھی واقعے کی مذمت کی ہے اور قصورواروں کے خلاف کارروائی کی ہدایت دی ہے۔"

بھیونڈی میں دو زندہ کارتوس اور ایک دیسی پستول کے ساتھ ایک شخص گرفتار۔۔

بھیونڈی: 23/جولائی (شارف انصاری):-بھیونڈی کرائم برانچ نے بھیونڈی شہر کے شانتی نگر علاقے میں ایک کارروائی انجام دیتے ہوئے ایک دیسی ساختہ پستول اور دو زندہ کارتوس رکھنے کے الزام میں ایک نوجوان کو گرفتار کیا ہے۔ گرفتار ملزم کی شناخت محسن محبوب خان، عمر 29 سال، ساکن کسائی واڑہ کے طور پر ہوئی ہے۔ پولیس کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق، کرائم برانچ کی ٹیم کو اطلاع ملی تھی کہ شانتی نگر پولیس اسٹیشن کی حدود میں انصاری کے گودام کے سامنے ایک مشتبہ شخص بندوق کے ساتھ عوامی سڑک پر آنے والا ہے۔ اس اطلاع پر فوری کارروائی کرتے ہوئے سینئر پولیس انسپکٹر جناردن سونوانے کی رہنمائی میں ٹیم نے پیر کی رات تقریباً 8:30 بجے علاقے میں جال بچھایا۔ جیسے ہی مشتبہ شخص وہاں پہنچا، پولیس نے احتیاط کے ساتھ اسے قابو میں لے لیا اور حراست میں لے کر اس کی تلاشی لی۔ تلاشی کے دوران اس کے پاس سے 30 ہزار 600 روپے مالیت کی ایک دیسی پستول اور 2 زندہ پیتل کے کارتوس برآمد ہوئے۔ کرائم برانچ کی ٹیم نے اس کے خلاف آرمز ایکٹ کے تحت شانتی نگر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کرایا ہے۔ اس معاملے کی تفتیش پولیس سب انسپکٹر رویندر شندے کر رہے ہیں۔

جعلی دستخط سے ریلوے ملازم کو پروموشن سے محروم کیا گیا

پورنا کے سبکدوش ریلوے گارڈ کیساتھ دھوکہ، محکماتی تحقیقات اور کاروائی کا مطالبہ

ناندیڑ:22/جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ ریلوے ڈویژن کے پورنا اسٹیشن پر تعینات اُس وقت کے اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ ایم اے باسط، سید چاند اور بی ایس مینا نے ایس ایف 7 ایکنالجمنٹ خط پر بغیر نند کشور بھراڑے (سبکدوش مسافر گارڈ) کے دستخط لیے جعلی دستخط کر کے انہیں ترقی کے حق سے محروم کر دیا۔ نند کشور بھراڑے نے ڈویژنل ریلوے بورڈ آفس میں ایک تحریری درخواست کے ذریعے مطالبہ کیا ہے کہ ان افسران وملازمین کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور انہیں انصاف دیا جائے۔ نند کشور بھراڑے کا الزام ہے کہ اس وقت کے اسٹیشن سپرنٹنڈنٹ ایم اے باشید، کلرک اشوک وٹھل کاملے، سید چاند اور بی ایس مینا نے ملی بھگت سے ان کے جعلی دستخط کیے، جس کے سبب وہ اپنی جائز ترقی سے محروم رہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر ان افراد کی محکماتی تفتیش کی جائے تو ان پر ہونے والے ظلم کا پردہ فاش ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس واقعہ کے سلسلے میں کئی مرتبہ ڈی آر ایم دفتر ناندیڑ کو درخواستیں دی گئیں، مگر تاحال کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ نند کشور بھراڑے نے کہا کہ میں ریٹائرمنٹ کے بعد مسلسل تحریری طور پر اپنے اوپر ہونے والی زیادتیوں کے خلاف اعلیٰ افسران سے دادرسی کی فریاد کرتا رہا ہوں، لیکن چونکہ میں درج فہرست ذات (شیڈول کاسٹ) سے تعلق رکھتا ہوں، اس لیے مجھے آج تک انصاف نہیں ملا۔ اب زندگی کا آخری سہارا بس موت ہی رہ گیا ہے، لہٰذا مجھے انصاف دیا جائے، یہی ان کی ڈویژنل ریلوے آفیسرز سے اپیل ہے۔

شری گروگووند سنگھ جی سرکاری انڈسٹریل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میں کارگل وِجے دِوس کے موقع پر مختلف پروگراموں کا انعقاد

ناندیڑ:22/جولائی (ورق تازہ نیوز) شری گروگووند سنگھ جی سرکاری صنعتی تربیتی ادارے (آئی ٹی آئی) میں "کارگل وِجے دِوس" کے موقع پر 26 جولائی کو صبح 11 بجے ** مختلف سرگرمیوں اور پروگراموں کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس موقع پر ** سابق فوجیوں کی تقاریر، تاریخی جنگوں اور بہادر سپاہیوں کے پوسٹرز کی نمائش، مضمون نویسی، تقاریر، شاعری مقابلے اور سابق فوجیوں، شہدا کی ماؤں اور بیواؤں کو اعزاز پیش کرنے جیسے اہم پروگرام منعقد کیے جائیں گے۔ ادارے کے پرنسپل بچن سوریہ ونشی نے تمام طلبہ، اساتذہ، اور شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ ان سرگرمیوں میں بھرپور شرکت کریں۔ انہوں نے بتایا کہ "بھارت کے تاریخ میں کئی بار بیرونی حملوں کا سامنا کرنا پڑا، لیکن بھارتی عوام نے کبھی اپنی قوم پرستی اور آزادی کی جدوجہد کو فراموش نہیں کیا۔ کئی مجاہدین نے 'ایک قوم' کے نظریے کو قائم رکھنے کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ 1999 میں ہونے والی ** کارگل جنگ ** میں بھارتی فوجیوں نے بے مثال بہادری دکھائی۔" 26 جولائی کو منایا جانے والا کارگل وِجے دِوس محض ایک دن نہیں بلکہ بھارت کے شجاعت، قربانی اور خودمختاری کی علامت ہے۔ اسی جذبے کو زندہ رکھنے اور ** قومی حب الوطنی کے عہد ** کو تازہ کرنے کے لیے اس انسٹیٹیوٹ میں خصوصی پروگرام منعقد کیے جا رہے ہیں۔

موتیابند مکّت مہاراشٹر" مہم کو زیادہ سے زیادہ

عوام تک پہنچائیں: وزیر اتل ساوے

خصوصی مہم کا ویڈیو کانفرنسنگ کے ذریعے افتتاح

ناندیڑ:22/جولائی (ورق تازہ نیوز) وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی پہل پر 22 جولائی سے 22 اگست 2025 تک ریاست بھر میں "موتیابند مکّت مہاراشٹر" (Free Cataract Maharashtra) کے عنوان سے ایک خصوصی مہم چلائی جا رہی ہے۔ اس مہم کا مقصد ریاست کے زیادہ سے زیادہ شہریوں تک پہنچ کر ان کی آنکھوں کا معائنہ کر کے موتیابند کی شناخت اور مفت علاج فراہم کرنا ہے۔ ریاست کے دیگر پسماندہ بہوجن کلیان، دودھ و غیر روایتی توانائی، معذور کلیان وزیر و ناندیڑ ضلع کے وزیر رابطہ اتل ساوے نے ویڈیو کانفرنس کے ذریعے ضلع اسپتال سے اس مہم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ "** کوئی بھی شخص موتیابند کی وجہ سے نابینا نہ ہو، یہی ہمارا مقصد ہے۔" افتتاحی تقریب میں ڈاکٹر سنجے پیرکے (ضلع سرجن)، ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ (ضلع ہیلتھ آفیسر)، ڈاکٹر چندر شیکھر آپنگیرے (آئی سرجن)، ڈاکٹر روشنا آرا تڑوی (پروگرام مینیجر)، ڈاکٹر ہنومنت پاٹل (رہائشی میڈیکل آفیسر) و دیگر آنکھوں کے ماہرین اور عملہ موجود تھا۔ اس مہم کے دوران 40 سال سے زائد عمر کے افراد کی گھر گھر جا کر اور اسپتال میں آنکھوں کی جانچ کی جائے گی۔ *ضلع کے ** گاؤں، بستی اور واڑی سطح ** پر مریضوں کی شناخت۔ *موتیابند کے تمام مریضوں کا ** ضلع، تعلقہ، دیہی اسپتالوں اور سرکاری میڈیکل کالج میں مفت آپریشن کیا جائے گا۔ *پیدائشی موتیابند کے شکار بچوں کا بھی مفت علاج ہوگا۔ *اس مہم کے لیے جدید آلات جیسے ** فیکو مشین، مائیکرو اسکوپ سسٹم، اے-اسکین بایومیٹرک مشین سرکار کی جانب سے فراہم کیے گئے ہیں۔ مہم کے مؤثر نفاذ کے لیے محکمہ صحت نے تفصیلی منصوبہ بندی کی ہے۔ جس میں آشا ورکرز، ایم پی ڈبلیو، کمیونٹی ہیلتھ آفیسرز، پرائمری ہیلتھ سینٹرز، دیہی اسپتالوں اور ضلعی اسپتالوں کے میڈیکل آفیسرز کو شامل کیا گیا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ افراد کی اسکریننگ کی جا سکے۔ پروگرام کی کامیابی میں ضلع کلکٹر راہول کرڈیلے، ضلع پریشد کی سی ای او میگھنا کاولی، ڈاکٹر سنجے پیرکے، ڈاکٹر سنگیتا دیشمکھ نے رہنمائی فراہم کی، جبکہ طبی ٹیموں اور آنکھوں کے ماہرین کا تعاون بھی قابل ذکر رہا۔

شاہین اکیڈمی ناندیڑ کے زیر اہتمام

24 جولائی جمعرات کو سالانہ تہنیتی جلسہ

ڈاکٹر عبدالقدیر، شفقت آمنہ IPS، ادیبہ انعم IAS و دیگر معزز مہمانان کی شرکت

ناندیڑ: (حیدر علی) 22 جولائی: ناندیڑ کے تعلیمی میدان میں اپنی نمایاں شناخت ومقام رکھنے والی شاہین اکیڈمی ناندیڑ کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان سالانہ تہنیتی جلسہ کا انعقاد جمعرات، 24 جولائی 2025 کو اردو گھر، ناندیڑ میں صبح 9:30 بجے عمل میں آ رہا ہے، جس میں قومی سطح کے مختلف مقابلہ جاتی امتحانات میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلباء و طالبات کی خصوصی تہنیتی پذیرائی کی جائے گی۔ اس پُروقار تعلیمی تقریب میں ان طلبہ کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا جنہوں نے IAS، JEE، NEET اور جوڈیشری جیسے اہم امتحانات میں کامیابی حاصل کر کے ملت کا نام روشن کیا ہے۔ اس تقریب میں مہمانانِ خصوصی کے طور پر ڈاکٹر عبد القدیر صاحب (چیئرمین، شاہین گروپ آف انسٹی ٹیوشنز)، محترمہ شفقت آمنہ صاحبہ IPS (ڈپٹی ایس پی، عثمان آباد)، محترمہ ادیبہ انعم صاحبہ (آئی اے ایس آفیسر)، محترمہ شمائلہ صدف صاحبہ (کامیاب برائے جوڈیشری امتحانات)، محترم عذیر احمد صاحب (کامیاب برائے جوڈیشری امتحانات)، محترم نظام الدین صاحب (سکریٹری SEWA–Education for Movement)، محترم خلیق احمد ندوی صاحب (ناظم، قرآن کو چنگ گھر، لکھنو) موجود رہیں گے۔ یہ جلسہ نہ صرف کامیاب طلبا کی عزت افزائی کے لیے ہے بلکہ نوجوان نسل کو تعلیمی میدان میں بلند عزائم کے ساتھ آگے بڑھنے کی ترغیب بھی دے گا۔ شاہین اکیڈمی نے اس موقع پر تمام والدین، اساتذہ، معزز شہریوں، تعلیم دوست احباب اور سابق طلباء سے پُرخلوص شرکت کی اپیل کی ہے تاکہ قوم کے ان ہونہار سپوتوں کی بھرپور حوصلہ افزائی کی جا سکے۔ آئیے، امت کے ان شاہین صفت، کامیاب سپوتوں کی حوصلہ افزائی کریں۔

سابق فوجیوں کے بچوں کے لیے رہائشی ہاسٹل میں داخلے کا آغاز

ناندیڑ، 21 جولائی: (ورق تازہ نیوز) سابق فوجیوں، شہداء کی بیواؤں، حاضر سروس فوجیوں اور عام شہریوں کے بچوں کے لیے وشنو پوری ناندیڑ میں واقع سینکی (فوجی) ہاسٹل میں داخلے کی کارروائی شروع ہو چکی ہے۔ یہ رہائشی ادارہ ضلع سپاہی فلاح و بہبود دفتر** کے تحت چلایا جاتا ہے اور اس میں کم خرچ پر تمام بنیادی سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں۔ ضلع نائب کلکٹر و سپاہی فلاح و بہبود افسر کرن ایمبیکر نے شہریوں اور فوجی خاندانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس سہولت سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ** سابق فوجیوں کی بیواؤں کے بچوں کے لیے داخلہ مفت رکھا گیا ہے۔ سہولیات: *اعلیٰ معیار کا کھانا (ہفتے میں تین بار نان ویج/ ویج کھانے اور ناشتے میں انڈے کی سہولت) *علیحدہ اسٹڈی روم *جم خانہ *جدید طرز کا کینٹین (ڈائننگ ہال) *روزانہ صبح پی ٹی اور شام کو رول کال داخلے کے فارم وشنو پوری، ناندیڑ میں واقع فوجی ہاسٹل سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لیے ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ ارجن جادھو سے موبائل نمبر 8380873985 پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

تحصیل دفتر میں لوک شاہی دن کامیابی سے منعقد

ایک معاملہ حل کر لیا گیا

ناندیڑ:22/جولائی (ورق تازہ نیوز) ناندیڑ تحصیل دفتر میں آج تحصیلدار سنجے وارکڈ کی صدارت میں ** تعلقہ سطحی لوک شاہی دن ** کی میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ اس میٹنگ کے دوران ایک شکایت موصول ہوئی جو مہانگر پالیکا دفتر سے متعلق تھی، جسے فوراً متعلقہ دفتر کو سونپ دیا گیا۔ متعلقہ محکمے نے فوری کارروائی کرتے ہوئے درخواست گزار کی شکایت کا ازالہ کیا، جس کے بعد معاملہ خوش اسلوبی سے حل ہو گیا۔ اس موقع پر پنچایت سمیتی، زراعت محکمہ، انتخابی دفتر، محکمہ تعمیرات عامہ، مہانگر پالیکا، سب رجسٹرار، خواتین و اطفال ترقی، گروپ ایجوکیشن آفیسر، تعلقہ صحت افسر، اراضی ریکارڈ محکمہ ** سمیت مختلف سرکاری محکموں کے افسران اور اہلکار موجود تھے۔ تحصیلدار سنجے وارکڈ نے بتایا کہ ہر مہینے کے تیسرے سوموار کو تحصیل دفتر ناندیڑ میں تعلقہ سطح کا لوک شاہی دن باقاعدگی سے منعقد کیا جاتا ہے**، جس میں عوام کو اپنے مسائل کے حل کے لیے شرکت کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ **لوک شاہی دن میں شرکت کے لیے مقررہ فارمیٹ میں اپنی درخواستیں کم از کم 15 دن پہلے جمع کروائیں** تاکہ متعلقہ محکمے پیشگی تیاری کر سکیں اور شکایات کا بروقت حل ممکن ہو۔

مہاراشٹر حکومت کو سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کے بجائے بری ہونے والوں کو معاوضہ دینے اور اصلی مجرموں کو پکڑنے پر توجہ دینی چاہیے: مولانا الیاس

ممبئی: جماعت اسلامی ہند، مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے بمبئی ہائی کورٹ کے 2006 کے 11/7 ممبئی ٹرین دھماکوں کے تمام ۱۲ ملزمان کو بری کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے، اور مہاراشٹر حکومت کی جانب سے سپریم کورٹ میں فیصلے کو چیلنج کرنے کے فیصلے کی مذمت کی ہے۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ، جو 21 جولائی 2025 کو سنایا گیا، نے 2015 کی سزاو؟ں کو کالعدم قرار دے دیا، جس میں سنگین تحقیقاتی کوتاہیوں اور حتمی ثبوتوں کی کمی کو اجاگر کیا گیا، جس سے فوجداری نظام انصاف کے بارے میں اہم سوالات اٹھتے ہیں۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر مولانا الیاس خان فلاحی نے میڈیا کو دیئے ایک بیان میں کہا، "ہم بمبئی ہائی کورٹ کے 12 افراد کو بری کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں جنہوں نے تقریباً دو دہائیوں تک ناحق قید برداشت کی۔ عدالت کے استغاثہ کی جانب سے معقول شک سے بالاتر ہو کر کیس کو ثابت کرنے میں ناکامی اور دباو؟ کے تحت حاصل کیے گئے اعترافات سمیت ثبوتوں کے ناقابل اعتبار ہونے کے بارے میں سخت تبصرے، ہمارے تحقیقاتی عمل میں موجود نظامی خامیوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔ مہاراشٹر اینٹی ٹیررزم اسکواڈ (اے ٹی ایس) بنیادی تفصیلات، جیسے کہ استعمال ہونے والے بموں کی قسم، کو بھی ثابت کرنے میں ناکام رہی اور مشکوک گواہوں کی گواہیوں اور غلط طریقے سے حاصل کئےگئے ثبوتوں پر انحصار کیا۔ یہ صرف اے ٹی ایس کی ناکامی نہیں ہے بلکہ ہمارے فوجداری نظام انصاف کی اجتماعی ناکامی ہے، جس نے ملزمان اور ان کے اہل خانہ کو بے پناہ تکلیف پہنچائی ہے"۔ مولانا الیاس خان نے بری ہونے والوں کے ساتھ ہونے والی سنگین ناانصافی پر زور دیتے ہوئے کہا، "یہ افراد، جنہوں نے 19 سال جیل میں گزارے، ہائی کورٹ کے مشاہدے کے مطابق ہراسانی اور تشدد کا نشانہ بنے۔ ان کے خاندانوں کو بدنام کیا گیا ہے، اور ان کی زندگیاں ناقابل تلافی حد تک تباہ ہو چکی ہیں۔ ان سنگین غلطیوں کا اعتراف کرنے اور بری ہونے والوں کو ان کی مصیبت کا معاوضہ دینے کے بجائے، مہاراشٹر حکومت سپریم کورٹ میں اپیل کر رہی ہے۔ یہ اقدام عدالت کے نتائج کو نظرانداز کرتا ہے اور اصل مسئلے سے توجہ ہٹاتا ہے: 11/7 کے دھماکوں کے اصل مجرموں کو پکڑنے میں ناکامی، جس میں 11 جولائی 2006 کو 11 منٹ کے اندر 189 افراد ہلاک اور 800 سے زائد زخمی ہوئے"۔ انہوں نے حکومت پر مزید زور دیا کہ وہ دھماکوں کے متاثرین کو انصاف فراہم کرنے کو ترجیح دے اور کہا کہ 11/7 کے دھماکوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والوں کے خاندانوں کو انصاف ملنا چاہیے جو کہ 19 سال بعد بھی ایک خواب ہے۔ ہائی کورٹ کے 671 صفحات پر مشتمل فیصلے میں استغاثہ کی جانب سے جرم ثابت کرنے میں ناکامی کو اجاگر کیا گیا ہے، جس سے یہ سوال تاحال جواب طلب ہے کہ اس گھناو؟نے جرم کی منصوبہ بندی کس نے کی تھی۔ ایک اچھے اور مدلل فیصلے پر وسائل ضائع کرنے کے بجائے، مہاراشٹر حکومت کو ایک مکمل دوبارہ تفتیش پر توجہ مرکوز کرنی چاہیے تاکہ اصل مجرموں کی شناخت کی جا سکے اور انہیں انصاف کے کٹہرے میں لایا جا سکے۔ قانون کی حکمرانی کو برقرار رکھنے اور عوامی تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اصل مجرموں کو سزا دینا ضروری ہے۔ جماعت اسلامی ہند مہاراشٹر کے امیر نے نظامی اصلاحات کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا، "19 سال بعد رہائی دہشت گردی کے مقدمات کی تحقیقات میں ناکامیوں کی تاریخ کو اجاگر کرتی ہے۔ ہمیں مزید ناانصافیوں کو روکنے کے لیے ان خامیوں کو اجتماعی طور پر دور کرنا چاہیے۔ حکومت کو بری ہونے والوں کو معاوضہ دینا چاہیے اور اس بات کو یقینی بنانا چاہیے کہ تحقیقاتی کوتاہیوں کو دہرایا نہ جائے"۔

शाळेचे टी.सी. व इतर कागदपत्रे हरवली बाबत

मी सय्यदा रशिदा सय्यद यासिन अली, राहणार आयना महल, टेडकी, किल्ला चौक, नांदेड. दिनांक 15/07/2025 रोजी किल्ला चौक, नांदेड येथून रेल्वे स्थानकाकडे जात असताना ऑटो रिक्षाने प्रवास केला. त्या प्रवासादरम्यान माझे शाळेचे ट्रान्सफर सर्टिफिकेट(T.C.)व इतर महत्त्वाचे कागदपत्रे हरवले आहेत.कोणाला ही कागदपत्रे सापडल्यास त्यांनी कृपया खालील मोबाईल क्रमांकावर संपर्क साधावा: 9860859188 ही माहिती समाजबांधवांनी लक्षात घ्यावी व सहकार्य करावे ही विनंती

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 4-6-229، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔